بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم وعلی عبدهٖ المسیح الموعود

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعودؓ)

ماہانہ

مشکوٰۃ

قادیان

جلد ۱۹	صلح ۱۳۷۹ ہش بمطابق جنوری ۲۰۰۰ء	شمارہ ۱

نگران: محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
فخر احمد چیمہ
سہیل احمد سوز

مینجر : قاری نواب احمد گنگوہی
پرنٹر پبلشر : منیر احمد حافظ آبادی M.A.
ٹائپ سیٹنگ : مصباح الدین نیر
سید اعجاز احمد
دفتری امور : طاہر احمد چیمہ
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع : فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک : 60روپے
بیرون ملک : 15 امریکن ڈالر یا
متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 5 روپے

ضیا پاشیاں

اداریہ	۲
حضور انور کا مکتوب	۳
فی رحاب تفسیر القرآن	۴
کلام الامام	۵
عربی منظوم کلام	۶
پیغام محترم ناظر صاحب اعلیٰ	۷
مشکوٰۃ ترقی کی راہوں پر	۸
پیغامات	۹
حصول محبت الٰہی کا ذریعہ	۱۳
ارض مقدسہ کی زیارت	۲۰
یوروپ پر مسلمانوں کے احسانات (قسط 2)	۲۷
قرارداد تعزیت	۳۱
بنگلہ دیش کا واقعہ شہادت	۳۲
حکایات شیریں	۳۵
حکایات نور	۳۷
وصایا	۴۰

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Cover designed by Ata Ilahi Ahsan Ghouri

مشکوۃ 19 ویں سال میں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرکز احمدیت قادیان سے شائع ہونے والا مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا واحد ترجمان رسالہ مشکوۃ اپنی زندگی کے ۱۸ سال پورا کر چکا ہے۔ اور ۱۹ ویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔ اور ساتھ ہی قارئین کرام کے لئے یہ خوشخبری بھی ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت و منظوری سے اس رسالہ کو ماہانہ کیا جارہا ہے۔ اب تک یہ رسالہ دوماہ میں ایک مرتبہ قارئین تک پہنچ جاتا تھا۔ آئندہ ان شاء اللہ وبتوفیقہ ہر ماہ اسکے روحانی، علمی وادبی مائدے سے قارئین مستفید ہو سکتے ہیں۔ اور ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی مجالس ایک دوسرے کے مسائل سے آگاہ ہو سکتی ہیں۔ ایک دوسرے کی کارگزاریوں کی اطلاع پاتے ہوئے سبقت فی الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہو کر ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی آگے بڑھ سکتی ہیں۔

علاوہ ازیں اہل قلم حضرات کا یہ شکوہ بھی ایک حد تک دور کیا جا سکے گا کہ ان کے قلمی نگارشات کی اشاعت میں تاخیر واقع ہو جاتی ہے۔

اگرچہ رسالہ کی مالی پوزیشن اس قابل تو نہیں تھی کہ اسے فوری طور پر ماھانہ کیا جا سکے۔ لیکن قارئین کے پیہم اصرار اور مسلسل مطالبوں کی بناء پر محترم مینجر مشکوۃ اور محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے مشکوۃ بورڈ کی سفارش کے ساتھ اس معاملہ کو مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ بھارت منعقدہ 30/9/99 میں پیش کیا جس پر مجلس شوریٰ نے بالاتفاق اسکی منظوری دی۔ اور ماھانہ کرنے کی صورت میں اخراجات میں جو کمی بیشی آرہی تھی اس تعلق میں شوریٰ کی تجویز پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ بھجوائی گئی تھی حضور انور نے ازراہ شفقت اسکی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے 75000 روپے (صرف ایک سال کے لئے) اعانت مشکوۃ منظوری فرمائی۔ الحمد للہ

یہی وجہ ہے قارئین پر مالی بوجھ ڈالے بغیر ہی یہ کام ممکن ہو سکا ہے لیکن یہ صرف ایک سال کے لئے ہے۔ آئندہ مشکوۃ کو اپنے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔

اس خصوصی پس منظر میں قارئین حضرات سے چند گذارشات کرنا چاہتے ہیں:

1- مشکوۃ کو اخراجات کے لحاظ سے خود کفیل بنانے اور اسکی Getup اور Setup دونوں کو معیاری بنانے کے لئے قارئین کرام درج ذیل طریقوں پر ادارہ کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔

(الف) بدل اشتراک جو اس وقت صرف 60 روپے سالانہ ہے بروقت ادا کر دیا کریں۔

(ب) بقایاداران حضرات اپنے بقایا جات کی ادائیگی کریں۔

(ج) اہل صنعت و حرفت مشکوۃ میں اشتہارات دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مشکوۃ کی مالی مضبوطی اور استحکام میں بھی بھرپور حصہ لیں

(باقی صـ 18 پر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی

واجعل لی من لدنک سلطنا نصیرا

انا فتحنا لک فتحا مبینا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امام جماعت احمدیہ

عزیزم ایڈیٹر "مشکوٰۃ"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لندن
7.12.99

آپ کی طرف سے دوماہی مشکوٰۃ کا شمارہ ۶ ملا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ماشاء اللہ اچھی کوشش ہے۔ دیدہ زیب ہے اور مضامین بھی پہلے سے اچھے ہیں اور تصاویر بھی مناسب اور خوبصورت ہیں۔ بہت محنت سے تیار کیا ہے۔ میری طرف سے تمام سٹاف کو سلام۔

عزیزم ایڈیٹر "مشکوٰۃ"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے دوماہی مشکوٰۃ کا شمارہ ۶ ملا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔ ماشاء اللہ اچھی کوشش ہے۔ دیدہ زیب ہے اور مضامین بھی پہلے سے اچھے ہیں اور تصاویر بھی مناسب اور خوبصورت ہیں۔ بہت محنت سے تیار کیا ہے۔ میری طرف سے تمام سٹاف کو سلام۔

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب فرمانبرداری (کے دائرہ) میں آجاؤ

"...تم پورے کا پورا اسلام قبول کرو۔ یعنی اس کا کوئی حکم ایسا نہ ہو جس پر تمہارا عمل نہ ہو۔ یہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ ہر مومن سے چاہتا ہے کہ انسان اپنی تمام آرزوؤں تمام خواہشوں اور تمام امنگوں کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کردے اور ایسا نہ کرے کہ جو اپنی مرضی ہو وہ تو کرے اور جو نہ ہو وہ نہ کرے۔ یعنی اگر شریعت اس کو حق دلاتی ہو تو کہے میں شریعت پر چلتا ہوں اور اسی کے ماتحت فیصلہ ہونا چاہئے۔ لیکن اگر شریعت اس سے کچھ دلوائے اور ملکی قانون نہ دلوائے تو کہے کہ ملکی قانون کی رو سے فیصلہ ہونا چاہئے۔ یہ طریق حقیقی ایمان کے بالکل منافی ہے چونکہ پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ مسلمانوں میں بعض ایسے کمزور لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو قومی ترقی اور رفاہیت کے دور میں فتنہ وفساد پر اتر آتے ہیں۔ اور وہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری پہلی حالت کیا تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں کیا کچھ عطا کر دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت فرماتا ہے کہ بے شک تم مومن کہلاتے ہو مگر تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ صرف مونہہ سے اپنے آپ کو مومن کہنا تمہیں نجات کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تم اگر نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ اول ہر قسم کی منافقت اور بے ایمانی کو اپنے اندر سے دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور قوم کے ہر فرد کو ایمان اور اطاعت کی مضبوط چٹان پر قائم کر دو۔ دوم صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش نہ ہو جاؤ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل بجالاؤ۔ اور صفات الٰہیہ کا کامل مظہر بننے کی کوشش کرو۔

پھر فرماتا ہے وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ تم شیطان کے پیچھے نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس آیت میں خطوات کا لفظ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ شیطان ہمیشہ قدم بقدم انسان کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ کبھی یکدم کسی انسان کو بڑے گناہ کی تحریک نہیں کرتا۔ بلکہ اسے بدی کی طرف صرف ایک قدم اٹھانے کی تحریک کرتا ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ اور قدم بقدم اسے بڑے گناہوں میں ملوث کر دیتا ہے۔ پس فرماتا ہے۔ ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارا صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش ہو جانا اور باقی احکام کو نظر انداز کر کے سمجھ لینا کہ تم پکے مسلمان ہو ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ اگر اسی طرح احکام الٰہیہ کو نظر انداز کرتے رہے تو رفتہ رفتہ جن احکام پر تمہارا اب عمل ہے۔ ان احکام پر بھی تمہارا عمل جاتا رہیگا۔ پس اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہو۔ اور شیطانی وساوس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو۔

فرماتا ہے: اگر تم اپنی اصلاح نہیں کرو گے۔ اور طاقت اور قوت حاصل کرنے کے بعد بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی بجائے اُن پر ظلم کرنا شروع کرو گے۔ اور انہیں مالی اور جانی نقصانات پہنچاؤ گے تو تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ تمہارے سر پر ایک غالب خدا موجود ہے جو تمہیں سزا دینے کی بھی طاقت رکھتا ہے اور تم سے تمہارا اقتدار بھی چھین سکتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے ڈرو جو ایک دم میں تمہیں بادشاہ سے گدا اور امیر سے فقیر بنا سکتا ہے اور تمہاری عزت کو ذلت سے بدل سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی حکیم کہہ کر بتایا کہ اس کا کوئی فعل ظالمانہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے ہر کام کے پیچھے بڑی بڑی حکمتیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ پس اس کی سزا بھی ظالمانہ نہیں ہوتی بلکہ انسانی اصلاح کے لئے ہوتی ہے۔ اگر لوگ اپنی درندگی چھوڑ دیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کر لیں۔ اور بنی نوع انسان کی خدمت اپنا شعار بنا لیں اور سچائی اور راستی اور دیانت اور امانت کو اختیار کر لیں۔ اور ہر قسم کا کھوٹ اپنے دلوں میں سے نکال دیں اور پاک باطن اور نیک دل اور بااخلاق اور خداترس بن جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرتا اور اُنکی تضرعات کو سنتا اور ان کی ناکامیوں اور ذلتوں کو کامیابیوں اور عزتوں میں بدل دیتا ہے..." (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۶۱-۴۶۲)

کلام الامام

بعثت مسیح موعودؑ کا مقصد

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو۔ اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بالکل بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو۔

میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام نفاق طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ ان اللہ لایھدی من ھو مسرف کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں۔ اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔ پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے۔ یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

مخالفت کی میں پروا نہیں کرتا۔ میں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔ دنیا کی تو عجیب حالت ہے۔ انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو۔ مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے بعض اوقات چار چار پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں اور دس دس پندرہ پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آکر داخل سلسلہ ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔"

(ملفوظات جلد صفحہ 149-148)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام

وَوَاللّٰهِ اِنَّ الْيَوْمَ يَوْمٌ مُّبَارَكٌ

اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے

(حضرت رسول کریم صلعم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے اثبات کے لئے 1894ء کو رمضان کے مقدس ایام میں مقررہ تاریخوں میں سورج اور چاند کو گرہن لگا۔ اس عظیم الشان الٰہی نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :)

غَسَا النَّيِّرَانِ هِدَايَةً لِّلْكَوْدَنِ	يَقُوْلَانِ لَا تَتْرُكْ هُدًى وَّ تَدَيَّنِ

سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کے لئے تاریک ہو گئے۔ اور بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ ہدایت کو مت چھوڑ اور راستبازی اختیار کر

وَاِنَّهُمَا كَالشَّاهِدَيْنِ تَظَاهَرَا	هُمَا الْعَدْلُ قَدْ قَامَا فَهَلْ مِنْ مُّؤْمِنِ

اور وہ دونوں گواہوں کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں۔ وہی گواہ صادق ہیں جو شہادت دینے کے لئے کھڑے ہو گئے پس کیا کوئی ایماندار ہے جو توجہ کرے ؟

وَقَدْ فَرَّ قَوْمِيْ نَخْوَةً وَّ تَعَصُّبًا	وَّاَيْنَ الْمَفَرُّ مِنَ الدَّلِيْلِ الْبَيِّنِ

اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی۔ مگر روشن دلیل سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔

وَتَرَكُوْا حَدِيْثَ الْمُصْطَفٰى خَيْرِ الْوَرٰى	فَسَادًا وَّ كِبْرًا مَّعَ دَعَاوِى التَّسَنُّنِ

اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیا۔ اور یہ چھوڑنا محض فساد اور تکبر سے تھا باوجود اس کے جو اہل سنت ہونے کا دعوی کرتے تھے

وَقَدْ نَبَذُوا التَّقْوٰى وَرَآءَ ظُهُوْرِ هِمْ	وَاَلْهَتْهُمُ الدُّنْيَا عَنِ الْمَوْلَى الْغَنِيْ

اور انہوں نے تقویٰ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا۔ اور دنیا نے ان کو خدائے غنی سے غافل کر دیا

وَوَاللّٰهِ اِنَّ الْيَوْمَ يَوْمٌ مُّبَارَكٌ	يُذَكِّرُنَا اَيَّامَ نَصْرِ الْمُهَيْمِنِ

اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے۔ جو ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے۔

وَهٰذَا عَطَآءٌ مِّنْ قَدِيْرٍ مُّكَوِّنِ	وَفَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ النَّصِيْرِ الْمُهَوِّنِ

اور یہ اس قادر کی عطا ہے جو نیست سے ہست کرنے والا ہے۔ اور یہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار اور مشکلات کو آسان کرنے والا ہے

فَفَاضَتْ دُمُوْعُ الْعَيْنِ مِنِّيْ تَاَثُّرًا	اِذَا مَا رَاَيْتُ حَنَانَ رَبٍّ مُّحْسِنِ

اس عظیم نشان کے اثر سے میرے آنسو جاری ہو گئے۔ جب میں نے خدائے محسن کی یہ بخشایش دیکھی

قَدِ انْكَسَفَتْ شَمْسُ الضُّحٰى لِضِيَآئِنَا	لِيَظْهَرَ ضَوْءُ ذُكَائِنَا عِنْدَ مُمْعِنِ

سورج ہماری روشنی کے لئے کسوف پذیر ہوا تا کہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگوں پر ظاہر ہو۔

محترم حضرت صاحبزادہ میرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان حفظہ اللہ کا

خصوصی پیغام

مکرم منیجر صاحب مشکوۃ قادیان نے یہ خوشکن خبر دی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی منظوری سے ان شاء اللہ تعالیٰ ماہ جنوری 2000ء سے رسالہ مشکوۃ بجائے دوماہی کے ماہانہ میگزین بن جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبَارَکَ اللّٰہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

اس موقع کے لئے انہوں نے مجھ سے مختصر پیغام قلمبند کرنے کی فرمائش کی ہے۔ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات خصوصاً تربیتی مقاصد کے لئے مرکزی اخبارات و رسائل کی اشاعت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ خاص طور پر ہمارے اس دور میں جبکہ اُردو داں طبقہ اور ادیب و شعراء بھارت میں اُردو زبان کے مستقبل کو لے کر بہت فکر مند ہیں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا یہ اردو ماہنامہ اردو کے فروغ میں بھی ایک نمایاں خدمت سرانجام دے سکتا ہے بشرطیکہ احباب جماعت اس کی علمی اور مالی معاونت فرمائیں اور اپنے بچوں میں اس کے تئیں رغبت اور دلچسپی پیدا کریں۔

اس موقع پر میں ادارہ مشکوۃ کو مبارکباد دیتے ہوئے اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مشکوۃ عربی زبان میں اس طاق یا محراب کو کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۃ النور آیت ۳۶ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو آسمانوں اور زمین کا نور قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ یعنی اس کے نور کی کیفیت یہ ہے جیسے کہ ایک طاق ہو جس میں ایک دیا پڑا ہو۔ اس لحاظ سے رسالہ کا نام مشکوۃ جو تجویز کیا گیا ہے، اس میں یہ مضمون پایا جاتا ہے کہ اس رسالے کے ذریعے نور الٰہی کی ضیاپاشیاں ہوتی رہنی چاہئیں۔ اس کا معیار اتنا بلند کیا جائے کہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم سے بھی اسے اس رنگ میں آراستہ کیا جائے کہ قارئین منتظر ہوں کہ کب ہمارا محبوب رسالہ آئے کہ ہم اس سے مستفید ہوں۔ اس کے لئے لگاتار محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ادارہ مشکوۃ کی کاوشوں سے یہ رسالہ جماعتی تربیت اور دعوت الی اللہ ہر دو میدانوں میں ایک اہم کردار نبھائیگا۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو دوسری طرف میں قارئین سے بھی یہ گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں میں اردو پڑھنے پڑھانے کا شوق پیدا کریں اور اس رسالے کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور مجالس کوشش کریں کہ ہر احمدی گھرانے میں باقاعدہ ہر ماہ مشکوۃ پہنچ رہا ہو۔

آخر میں، میں پھر ایک مرتبہ اس ماہانہ رسالے کی اشاعت اور سال نو کی مبارکباد دیتے ہوئے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو بے شمار سعید روحوں کی ہدایت اور احباب جماعت کی تربیت کا باعث بنائے۔ آمین۔

خاکسار میرزا وسیم احمد

ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان 26/12/99

(ادارہ مشکوۃ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کا از حد ممنون ہے۔ آنمحترم کے ان راہ نما اصول کو اپناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ مشکوۃ اپنا سفر جاری رکھے گا۔ ان شاء اللہ)

مشکوۃ ترقی کی راہوں پر

قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مینجر مشکوۃ قادیان

پندرھویں صدی ہجری میں داخل ہونے کے معاً بعد جماعتی ضرورتوں اور ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے آج سے تقریباً ۱۸ سال قبل مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام رسالہ مشکوۃ کا اجراء عمل میں آیا۔ آج کے دور میں پرنٹ میڈیا کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔ یہ ایسا ذریعہ ہے جو لاکھوں گھروں میں پہنچ کر پیغام حق پہنچاتا ہے۔ اس لئے رسالہ مشکوۃ نے مختلف نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے ہزاروں بلکہ لاکھوں گھروں میں شمع ہدایت روشن کی ہے۔

اب تک رسالہ مشکوۃ (اردو جریدہ) دوماہی شائع ہوتا رہا ہے۔ جس تیزی کے ساتھ ہندوستان بلکہ ساری دُنیا میں آج احمدیت میں لکھوکھا طالبان حق شامل ہو رہے ہیں یہ ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی کہ رسالہ ماہانہ کیا جائے تاکہ ان نو مبائعین تک رسالہ جلد جلد پہنچے تا انکی تعلیم و تربیت اور انہیں نظام جماعت کا فعال حصہ بنانے کے لئے منصوبہ بند طریق پر کام کیا جاسکے اور امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ جاری کردہ فیوض روحانی سے یہ فیض پاسکیں جسکے نتیجہ میں یہ لوگ راہِ حق میں مضبوطی سے قائم ہو جائیں دوسری طرف اسکے قارئین کا بھی مطالبہ تھا کہ اسے ماہانہ کیا جائے تا ان تک انکا محبوب رسالہ ماہ بماہ پہنچے۔

امسال مجلس شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ۹۹ء نے رسالہ کو ماہانہ کئے جانے کی درخواست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت رسالہ ماہانہ کئے جانے کی منظوری عطا فرمادی الحمدللہ علی ذلک۔

انشاء اللہ تعالیٰ نئے سال کے آغاز (جنوری ۲۰۰۰ء) سے یہ رسالہ ماہانہ ہونے کی صورت میں قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے وباللہ التوفیق۔

تمام قارئین کو رسالہ کے ماہانہ ہونے پر اور سال نو پر ادارہ مشکوۃ کی طرف سے دلی مبارکباد اور دُعا کی درخواست۔

یوں تو دنیا میں ماہانہ بلکہ روزانہ لاکھوں کی تعداد میں رسالے اور اخبار چھپتے ہیں جو کہ کسی حد تک نفع مند بھی ہیں لیکن محض للہ دینی اور تبلیغی اغراض سے چھپنے والے رسالے اگرچہ تعداد میں تھوڑے ہی ہوں برکتوں کے لحاظ سے بہت مفید اور غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ پس جو شخص اسکی خریداری اور مالی و قلمی معیار کو بلند کرنے کے لئے کسی بھی لحاظ سے حصہ لیتا ہے یقیناً وہ اس پیشگوئی کو پورا کرنے میں حصہ ڈالتا ہے جو آخری زمانہ میں بکثرت صحیفے پھیلنے کے متعلق قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے اور اس طرح مفید اور علمی باتوں کو پھیلانے سے انکی نیک یادیں دلوں میں قائم ہوتی ہیں اور ان کے لئے دعائے خیر کی موجب بن جاتی ہے۔

جن خوش قسمت افراد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت کا موقعہ عطا فرمایا ہے انکی ذمہ داری بھی بہت بڑھ جاتی ہے کہ اس شمع کو جو تاریک راہوں کو روشن کر رہی ہے اور بہتوں کو ٹھوکر سے بچا سکتی ہے کسی صورت بجھنے نہیں دینا بلکہ ہر حال اور ہر قیمت

پیغام

منجانب محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مکری مینجر صاحب رسالہ مشکوۃ !آپکی خواہش پر خاکسار اس تاریخی موقعہ پر چند الفاظ اپنے دلی جذبات کی ترجمانی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا مرکزی ترجمان مشکوۃ ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور اب یہ محبوب رسالہ اس شمارہ سے دوماہی سے ماہنامہ کی صورت میں قارئین تک پہنچے گا۔ وباللہ التوفیق۔

اس خوشی کے موقعہ پر ہم اپنے جان و دل سے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے شکر گزار ہیں جنھوں نے ہر مرحلہ پر بیش قیمت ہدایات و دعاؤں سے نوازا اور ازراہ شفقت ایک خطیر رقم بھی رسالہ کے فروغ کے لئے عنایت فرمائی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء وایدہ بروح القدس۔

اس موقعہ پر ہم ان سبھی دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس رسالہ کیلئے مالی، وقتی اور قلمی تعاون فرمایا نیز مفید مشوروں سے اس رسالہ کی آبیاری کی۔

اس رسالہ کے مینجر مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی، ایڈیٹر مکرم زین الدین صاحب حامد، و پرنٹر و پبلشر مکرم منیر احمد حافظ آبادی خصوصی شکریہ و دعا کے مستحق ہیں جو اس حسین گلدستہ میں رنگ بھرنے اور نکھار لانے میں مسلسل بے لوث خدمات بجا لا رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔

خاکسار جملہ قارئین کرام و خدام بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ اب جبکہ یہ رسالہ ماہانہ ہو گیا ہے اس صورت میں آپکی ذمہ داری پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس رسالہ کی توسیع و اشاعت نئے خریدار بنانے مضمون بھجوانے اور اسے لوگوں تک پہنچانے کیلئے آپ کے مستقل تعاون و کوشش کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو نافع الناس بنائے اور اس میں کام کرنے والوں کو اپنے افضال و برکات کا وارث بنائے۔ آمین۔

آپکا بھائی

محمد نسیم خان۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

پر اسکو روشن تر کرتے چلے جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے نور سے اس روشن طاق (مشکوۃ) کو روشنی دیتا چلا جائے اور اسکی روشنی تمام عالم کو بقعہ نور بناتی رہے وما علی اللہ بعزیز۔

اس سال نو کے آغاز پر ہم اپنے قارئین کو مبارکباد دیتے ہوئے گذارش کرتے ہیں کہ اپنے اس محبوب رسالہ کو نہ صرف خود خریدیں بلکہ اسکے لئے نئے خریدار بنا کر اور مالی و قلمی تعاون فرماتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوں۔

آخر میں ہم مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے بھی شکر گذار ہیں جنھوں نے رسالہ کے ماہانہ کرنے کے لئے ہر ممکن تعاون دیا۔

(قاری نواب احمد گنگوہی۔ مدرس مدرسہ احمدیہ و مینجر مشکوۃ قادیان)

پیغام

خدمت محترم مینجر مشکوۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اُمید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ دوماہی مشکوۃ کے ماہانہ کئے جانے کے موقع پر آپ کی جانب سے پیغام ارسال کئے جانے کا فرمان ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ آپ اب اس رسالہ کو ماہانہ کرنے جا رہے ہیں۔ اللہ کرے غلبہ اسلام کی اس مہم میں مشکوۃ کے ذریعہ کیا جانے والا قلمی جہاد خدا کی رضا کا باعث بن جائے۔

بے حد خوشیوں اور نیک تمناؤں کے جذبہ کے ساتھ

(ایڈیٹر بدر و سابق ایڈیٹر مشکوۃ :۔ منیر احمد خادم)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت

برائے سال 1999-2000

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع نے حسب ذیل مجلس عاملہ کی منظوری فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور بہترین رنگ میں خدمات کی سعادت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مکرم محمد نسیم خان صاحب	صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب	نائب صدر اول
مکرم خالد محمود صاحب	نائب صدر دوئم
مکرم زین الدین صاحب حامد	معتمد
مکرم شعیب احمد صاحب	ایڈیشنل معتمد و مہتمم تعلیم
مکرم حبیب احمد صاحب طارق	مہتمم مال
مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ	مہتمم عمومی
مکرم قاری نواب احمد صاحب	مہتمم وقف جدید
مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ	مہتمم تحریک جدید
مکرم سی. شمس الدین صاحب	مہتمم وقار عمل
مکرم مظفر احمد صاحب ناصر	مہتمم اشاعت
مکرم سفیر احمد صاحب شمیم	مہتمم تبلیغ
مکرم شیخ محمود احمد صاحب	مہتمم تربیت
مکرم محمد اسماعیل صاحب طاہر	مہتمم تجنید
مکرم مصباح الدین صاحب نیر	مہتمم صنعت و تجارت
مکرم عبدالحسن صاحب مالاباری	مہتمم خدمت خلق
مکرم فخر احمد صاحب چیمہ	مہتمم اطفال
مکرم فاروق احمد صاحب منصوری	مہتمم صحت جسمانی
مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب	مہتمم مقامی
مکرم نصیر احمد صاحب ایڈوکیٹ	محاسب

مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ بھارت 1999-2000

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے سال 1999-2000 کے لئے درج ذیل مجلس عاملہ کی منظوری عنایت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ انکو بہترین رنگ میں خدمت دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مکرم حافظ محمد اکبر صاحب	نائب مہتمم اطفال
مکرم شبیر احمد صاحب یعقوب	سکریٹری عمومی
مکرم صمد احمد صاحب غوری	سکریٹری تجنید
مکرم ٹی. محمد منزل صاحب	سکریٹری اشاعت و انچارج کیرالہ سیکشن
مکرم تنور احمد صاحب ناصر	سکریٹری تعلیم و تربیت
مکرم طاہر احمد صاحب حافظ آبادی	سکریٹری وقف جدید
مکرم محمد عارف صاحب ربانی	سکریٹری مال
مکرم شمس الدین صاحب امروہی	سکریٹری صحت جسمانی
مکرم فقیر الدین خان صاحب	سکریٹری خدمت خلق و وقار عمل و انچارج اڑیسہ سیکشن

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اعلان

تمام قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ ماہانہ کارگزاری رپورٹ بروقت بھجوایا کریں۔کیونکہ مجالس سے آمدہ رپورٹس کی روشنی میں حضور انور کی خدمت میں رپورٹ بھجوائی جاتی ہے۔اسلئے قائدین مجالس بالخصوص اس کی پابندی کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

رسالہ ''مشکوۃ'' کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر 4 قاعدہ نمبر 8

رجسٹریشن نمبر : 38951/82

1- مقام اشاعت ---------------- قادیان

2- وقفہ اشاعت ---------------- ماھانہ

3- پرنٹرو پبلیشر ---------------- منیر احمد حافظ آبادی

قومیت ---------------- ہندوستانی

پتہ ---------------- محلہ احمدیہ، قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)

4- ایڈیٹر کا نام ---------------- زین الدین حامد

قومیت ---------------- ہندوستانی

پتہ ---------------- محلہ احمدیہ، قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)

میں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے۔ درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی، ایم. اے.

پرنٹرو پبلیشر - قادیان

پروپرائٹر- مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولیگا، یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا

(تجلیات الھیہ)

Love for All, Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O. Feroke
KERALA - 673631
☎ : 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

C. K. ALAVI

RABWAH WOOD INDUSTRIES

Dealers In :

ROUND TIMBER, TEAK POLES
SWAN SIZES, FIRE WOOD
&
Manufacture of :
WOODERS FURNITURE DOORS
WINDOWS
&
BUILDING MATERIALS etc.

Mahdi Nagar, Vaniyambalam
Distt. Malappuram, KERALA
Pin - 679339

انعامی تمغہ

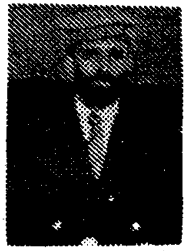

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیزم شہاب الرحمٰن میر ابن محترم عبد الوہاب صاحب میر آف آسنور کشمیر کو سول انجنیرنگ میں نمایاں کامیابی کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دئے جانے والے حضور انور کے دستخط شدہ تفسیر صغیر اور طلائی تمغہ کا مستحق قرار دیا گیا عزیز کے دادا خواجہ عبدالرحمٰن صاحب میر اور پردادا خواجہ میاں حبیب اللہ صاحب میر دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ یہ تمغہ جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز مورخہ ۱۵؍ نومبر کو دوسرے اجلاس میں آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کے مبارک ہاتھوں آپ کو عطا ہوا فالحمد للہ علیٰ فضلہ واحسانہ۔

عزیزم شہاب الرحمٰن صاحب میر نے کشمیر یونیورسٹی سے سول انجنیرنگ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ یہ اعزاز آپ کے خاندان اور سب افراد جماعت کیلئے باعث برکت بنائے۔آمین

......﴿مبارک صد مبارک﴾......

نماز کو قائم کریں اور اپنے دوستوں اور حلقہ احباب کو نماز قائم کرنے کی تلقین کرتے رہیں۔(شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اطاعت رسول واتباعِ اسوۃ حسنہ حصول محبت الٰہی کا واحد ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :

''لقدکان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجواللہ و الیوم الآخروذکر اللہ کثیرا۔

تمہارے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور اخروی دن سے ملنے کی اُمید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

پھر فرمایا : اے رسول تو اعلان کردے ''ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ'' اگر تم محبت الٰہی کے حصول کی تمنا رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور میرے اسوۃ حسنہ کی پیروی کرو۔

قارئین یہ دو بنیادی آیات ہیں یعنی ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلعم کے وجود کو کامل نمونہ کے طور پر پیش فرمایا اور پھر یہ تعلیم دی کہ انکی اتباع کرو اور انکی اطاعت اور فرمانبرداری کا جوا گردن پر رکھو جس سے تم اپنے مقصد حیات کو پا سکو گے یعنی خدا کی محبت سےمتلزذ و متمتعہو سکو گے۔

جب ہم ان آیات کی روشنی میں حضور پاک صلعم کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کو ہر میدان میں کامل الوجود پاتے ہیں اور تمام تر شعبہ ہائے زندگی میں اور ہر طبقہ انسان کے لئے کامل اور قابل تقلید نمونہ ثابت ہوتے ہیں چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں :

فاق الوری بکمالہ وجمالہ
وجلالہ وجنانہ الریان

تمت علیہ صفات کل مزیۃ
ختمت بہ نعماء کل زمان

آپ ساری خلقت سے اپنے کمال اور اپنے جمال اور اپنے شاداب دل کے ساتھ فوقیت لے گئے ہیں ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ پر کمال کو پہنچ گئیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ پر ختم ہو گئی ہیں۔

اس تعلق میں تفسیر کبیر کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش ہے : تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۳ حضرت المصلح الموعود ؓ فرماتے ہیں : حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھ لو : آپ زندگی کے ہر شعبہ میں کامل الوجود ثابت ہوئے ہیں لوگ اپنے اموال کو اپنی ذات پر خرچ کرتے تھے مگر محمدؐ رسول ﷺ اپنے تمام اموال اپنی قوم کے لئے خرچ کرتے تھے۔ لوگ اپنے اوقات کو جوئے اور شراب نوشی وغیرہ میں صرف کرتے تھے مگر محمد رسول ﷺ اپنے تمام اوقات اپنی قوم کی بہبودی کے لئے خرچ کرتے تھے لوگ اپنے اوقات جہالت کے لئے خرچ کرتے تھے اور آپ اپنے اوقات علم کے لئے خرچ کرتے تھے لوگ اپنے دماغ دنیاوی باتوں میں مشغول رکھتے تھے اور آپ

اپنے دماغ کو اگر ایک طرف خدا تعالیٰ کے احکام کی اتباع میں مشغول رکھتے تھے تو دوسری طرف بنی نوع انسان کی تکالیف دور کرنے کے لئے اس سے کام لیتے تھے۔ اور یہ تو آپ کی دعویٰ نبوت سے پہلے کی حالت تھی۔ جب آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت نبوت کا اعلان فرمایا اور عملی رنگ میں آپ کا ہر کام لوگوں کی آنکھوں کے سامنے آگیا تو اس وقت آپ اگر فوج کے ساتھ گئے تو بہترین جرنیل ثابت ہوتے۔ قضاء کا کام اپنے ہاتھ میں لیا تو بہترین قاضی ثابت ہوئے۔ افتاء کا وقت آیا تو بہترین مفتی ثابت ہوئے۔ تبلیغ کا وقت آیا تو بہترین مبلغ ثابت ہوئے۔ گھر میں گئے تو بہترین خاوند ثابت ہوئے۔ بچوں سے تعلق رکھا تو بہترین باپ ثابت ہوئے۔ دوستوں سے ملے تو بہترین دوست ثابت ہوئے۔

غرض کوئی ایک بات بھی نہیں جسمیں آپ دوسروں سے دوسرے درجہ پر رہے ہوں۔

بلکہ ہر خوبی میں آپ نے چوٹی کا مقام حاصل کیا اور اسطرح اپنے نفس کے کامل ہونے کا دنیا کے سامنے ایک ناقابل تردید ثبوت مہیا کر دیا۔" (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۰۳ کالم ۲)

الغرض رسول کریم ﷺ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ تشنہ روحوں کے لئے سیر ابی کا باعث ہے۔ اور آپ کی تمام تر حرکات و سکنات ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں اور آپکی کامل اطاعت اور پیروی میں ہی انسانیت کی نجات وابستہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

هو فخر كل مطهرومقدس
وبه يباهى العسكر الروحانى

آپ ہر ایک مطہر اور مقدس کا فخر ہیں۔ اور روحانی لشکر آپؐ پر ہی ناز کرتا ہے۔

قارئین: مسلم اور ابو داؤد میں روایت آتی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ھشام نے حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ سے حضور کے اخلاق کے بارے میں جب دریافت کیا تو آپ نے ایک ہی جامع کلمہ کہہ کر آپ کے تمام اخلاق فاضلہ کی ترجمانی کر دی۔ آپ نے فرمایا: کان خلقه القرآن کہ حضور کے اخلاق کے بارے میں پوچھتے ہو وہ تو مجسم قرآن تھے آپ اپنے تمام کاموں کو قرآن مجید کی روشنی اور متابعت اور مطابقت میں کرتے اور جن باتوں سے قرآن مجید منع کرتا ہے ان سے مجتنب رہتے اسلئے حضور ﷺ نے یہ اعلان فرمایا: "من اطاعنی فقد اطاع الله" جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا خدا کی اطاعت کی یعنی آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت میں منتج ہوتی ہے۔

آج تک لاکھوں کروڑوں انسان کا یہ آزمودہ نسخہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور آپکے اسوۂ حسنہ کی پیروی سے انسان روحانیت کے اعلیٰ و عظیم مقام پر فائز ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتےہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت کے عرب کی حالت کی طرف نظر دوڑاتے ہیں اور پھر اُن میں حضور ﷺ کے زیر اطاعت آنے سے جو عظیم تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اسکا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔

جسطرح دنیا میں مصفا پانی چشموں سے حاصل ہوتا ہے اسطرح فیض روحانی اور برکات آسمانی اور عرفان الٰہی حاصل کرنے کا سر چشمہ اور منبع آپکی ذات ہے۔ اٰپ کی بعثت کے وقت "دنیا مشرک اور بت پرستی سے بھری ہوئی تھی۔ کوئی پتھر کی پوجا کرتا تھا اور کوئی آگ کی پرستش کرتا تھا۔ اور کوئی

سورج کے آگے ہاتھ جوڑتا تھا کوئی پانی کو اپنا پرمیشور خیال کرتا تھا اور کوئی انسان کو خدا بنائے بیٹھا تھا علاوہ اسکے زمین ہر قسم کے گناہ اور ظلم اور فساد سے بھری ہوئی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی موجودہ حالت کے بارے میں قرآن شریف میں خود گواہی دی ہے اور فرماتا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ یعنی دریا بھی بگڑ گئے، اور خوشک زمین بھی بگڑ گئی اور جن کے ہاتھ میں کتاب آسمانی نہیں تھی اور خشک جنگل کی طرح تھے وہ بھی بگڑ گئے اور یہ ایک ایسا سچا واقعہ ہر ایک ملک کی تاریخ اس پر گواہ ناطق ہے۔ (چشمہ معرفت)

غرض ہر لحاظ سے روحانیت مفقود ہو چکی تھی تعلق باللہ کے نشانات کسی مذہب میں موجود نہ تھے۔ روحانیت کے سب چشمے خوشک ہو چکے تھے۔ یہ حالات تھے جن میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام دنیا کی طرف مبعوث کر کے اعلان فرمایا:

وَاَنزلنا من السماء ماءً ا طهورًا لنُحْيِیَ به بلدة ميتا و نسقيه مما خلقنا انعاما وانا سِیَ کثیراً

یعنی ہم نے آسمان سے مصفی اور مطہر پانی اتارا ہے تاکہ ہم اس کے ذریعہ مردہ شہر کو زندہ کریں۔ مراد یہ ہے کہ مردہ قوم عرب اس پانی سے روحانی زندگی پائے گی۔ فرمایا اور اسی طرح ہم یہ پانی ایسی قوموں کو پلائیں گے جو اس وقت حیوانات کی سی زندگی بسر کر رہی ہیں اور بہت سے ان لوگوں کو بھی پلائیں گے جس میں تمدن و تہذیب پائی جاتی ہے جس سے انہیں عرفان الٰہی حاصل ہوگا۔ اور وہ اپنی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر کے اپنے ازلی محبوب سے تعلق پیدا کر لیں گے۔ چنانچہ آپ ہی کی غلامی اختیار کر کے دنیا کی مختلف اقوام کے لوگ فیوض روحیہ اور مکاشفات اور مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہوئے اور آپ کی بعثت کے بعد قیامت تک کے لئے یہ قرار پایا کہ اب کوئی شخص خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ بجز آپکی متابعت اور پیروی کے انعامات الٰہیہ سے حصہ نہیں پا سکتا۔ اور انعام پانے والے گروہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"و من يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين"

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ ہی کی اطاعت سے آئندہ روحانی انعامات ملیں گے اور روحانیت کے مراتب اربعہ نبوت، صدیقیت، شہادت، اور صالحیت صرف انہی کو حاصل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی پوری پوری اطاعت کریں گے اور وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے تمام شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں اور جس سے عرفان الٰہی حاصل ہوتا ہے یعنی انعام مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ صرف آنحضرت ﷺ کے متبعین ہی کو حاصل ہوگا باقی تمام اہل مذاہب اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اسلام کے سوا باقی سب مذاہب مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ بند کر چکے ہیں اور اپنے آپ کو اس نعمت عظمیٰ سے محروم قرار دے چکے ہیں۔

ظاہر ہے کہ انسان کے دل میں اپنے محبوب کے دیدار اور اس کا پر لذت اور پر شوکت کلام سننے کی زبردست خواہش پائی جاتی ہے اور کامل معرفت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اپنے کانوں سے اپنے ازلی محبوب کی میٹھی اور پیاری آواز نہ سن لی جائے اور اللہ تعالیٰ کے سچے عاشق اور اسکے حقیقی دلدادہ اسکے بغیر کیسے راضی ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی عاشق صادق کبھی اسکو گوارا نہیں کر سکتا۔ اسکی عاشقانہ

فطرت سے کبھی یہ طلب دور نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے محبوب ازلی کا روح افزا اور تسلی بخش کلام سنے اس کے دل کی گہرائیوں سے یہ صدائے خاموش بلند ہوتی رہتی ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کا عاشق اور اسکے اسرار عشق کا واقف اور اسکے طالبوں کو اس سے ملانے کے ماہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کوئی نہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے حضور سے اپنے طالبوں کی فطری آواز کا یہ جواب دلوایا:

ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله

اے اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت کا دعوی کرنے والو! اگر تم اپنے دعوی میں صادق ہو اور تمہارے دلوں میں اس ازلی محبوب سے ملنے کی تڑپ ہے تو آؤ میری پیروی کرو میں تمہارے محبوب سے ملا دوں گا اور اس وصل و تقرب کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

پس اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے سب دروازے بند ہو گئے ہیں صرف ایک ہی دروازہ کھلا ہے جو محمدی دروازہ ہے اور تمام روحانی چشمے خشک ہو گئے صرف ایک ہی چشمہ جاری ہے جو کبھی خشک نہ ہوگا اور وہ محمدؐی چشمہ ہے۔

قارئین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور اتباع سے ہم خدا کے محبوب بن سکتے ہیں سو یاد رکھنا چاہئے کہ محبت دو قسم کی ہوتی ہے ایک محبت کو ذاتی ہوتی ہے اور ایک اغراض سے وابستہ ہوتی ہے، یعنی اسکا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج و غم کا باعث ہو جاتی ہے۔ مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے چونکہ انسان فطرۃً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا "وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون" اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسکی فطرتؔ ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اپنے لئے بنایا ہے۔

قرآن کریم کے بیان کے مطابق ہر انسان کے دل میں یہ مادہ ودیعت کیا گیا ہے کہ وہ خدا سے محبت کرے لیکن ساتھ ہی یہ امر بھی واضح کیا ہے کہ خدا کی محبت کے حصول کا یہ سفر انسان ایک کامل مرشد کی راہ نمائی کے بغیر طے نہیں کر سکتا۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

والله ان محمداكروافةٍ　　و به الوصول بسدة السلطان

اللہ کی قسم: بے شک محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نائب کے طور پر ہیں اور آپ ہی کے ذریعہ دربار شاہی میں رسائی ہو سکتی ہے۔

قارئین! اپنے دلوں حضرت محمد ﷺ کی محبت پیدا کرو تا کہ آپ کا محبوب ہمیں بھی اپنے زندہ محبوبیں میں شامل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین امنوا شد حباللہ۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ سے دل و جان سے محبت کرتے ہیں اور اس محبت کی راہ میں تمام پیاری اور پسندیدہ چیزیں قربان کر دیتے ہیں۔

اس تعلق میں بعض احادیث پیش ہیں:

عن انس رضى الله عنه عن النبى صلعم قال: ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان: ان يكون الله ورسوله احب اليه مما سواهما وأن يحب المرءَ لا يحبه الاالله وان يكره ان يعود فى الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يقذف فى النار۔ (بخاری کتاالا یمان باب حلاوۃالا یمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین باتیں ہیں جسمیں وہ ایمان کی

حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

قارئین! یہ وہ محبت کا اعلیٰ معیار ہے جسمیں سے لاکھوں اولیاء امت نے حصہ پایا اور اس زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے وافر حصہ پایا۔ بلند و بالا مراتب آپ نے حاصل کئے وہ سب کے سب اپنے آقا و مطاع سے عدیم المثال محبت کا نتیجہ تھے چنانچہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلعم ایک کامل نمونہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور محبوب الٰہی بننے کا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرمادیا کہ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و یغفرلکم ذنوبکم یعنی ان سے کہدو کہ تم اگر چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں تو اسکی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو۔

(الحکم ۷، ۲جنوری ۱۹۰۱ء بحوالہ شان رسول صفحہ ۲۲۱)

فرمایا: ہر اک روشنی ہم نے رسول نبی امّی کی پیروی سے پائی ہے۔ اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اسکو ملیگی کہ کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا۔ اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے وہ ہر اک جگہ مبارک ہوگا۔ (سراج منیر)

میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بغیر پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ۶۲)

پھر فرمایا:

جو شخص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل طور پر متابعت کرتا ہے اس کا مرتبہ خدا کے نزدیک اس کے تمام ہم عصروں سے برتر و اعلیٰ ہے پس حقیقی اور کامل طور پر تمام فضیلتیں حضرت خاتم الانبیاء کو جناب احدیت کی طرف سے ثابت ہیں اور دوسرے تمام لوگ اسکی متابعت اور اسکی محبت کے طفیل سے متابعت و محبت علی قدر مراتب پاتے ہیں فما اعظم شانہ کمالہ اللھم صل علیہ وآلہ۔

فرماتے ہیں: جب سے کہ آفتاب صداقت ذات بابرکات آنحضرت ﷺ دنیا میں آیا اسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے بمتابعت کلام الٰہی اور اتباع رسول مقبول سے مدارج عالیہ مذکورہ تک پہنچ چکے ہیں۔ اور پہنچتے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اسقدر ان پر پے در پے اور علی الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمایتیں اور عنایتیں دکھلاتا ہے کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ منظوران نظر احدیت ہیں۔ جن پر لطیف ربانی کا ایک عظیم الشان سایہ اور فضل یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے اور دیکھنے والوں کو صریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ انعامات خارق عادت سے سرفراز ہیں اور کرامات عجیب و غریب سے ممتاز ہیں

اور محبوبیت کے عطر سے معطر ہیں اور مقبولیت کے فخروں سے متخر ہیں اور قادر مطلق کا نور انکی صحبت میں ان کی توجہ میں ان کی ہمت میں ان کی دعا میں ان کی نظر میں ان کے اخلاق میں انکی طرز معیشت میں انکی خوش نودی میں ان کے غضب میں انکی رغبت میں انکی نفرت میں ان کی حرکت میں، ان کے سکون میں، ان کے نطق میں انکی خاموشی میں ان کے ظاہر میں، ان کے باطن میں، ایسا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک لطیف اور مصفا شیشہ ایک نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور ان کے فیض صحبت اور ارتباط اور محبت سے وہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں کہ جو ریاضات شاقہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں"۔

(براہین احمدیہ ۴۲-۴۴۱)

پس آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت اور کامل اتباع کے نتیجہ میں ہی انسان خدا کی محبت حاصل کر سکتا ہے۔ اور روحانیت کے بلند بالا منازل طے کر سکتا ہے۔ دینی دنیاوی فلاح وبہبودی حاصل کر سکتا ہے۔

اللھم صل علی محمد وآل محمد۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(مرتبہ ابوالناصر قادیان)

رسالہ مشکوٰۃ کو قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔ اہلِ علم حضرات اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر مشکوٰۃ)

(د) صاحب حیثیت احباب اعانت مشکوۃ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور زیر تبلیغ افراد کے نام اداروں اور کتب خانوں اور لائبریریوں کے نام یہ رسالہ جاری کروائیں۔ اس سے جہاں حق وصداقت کی آواز زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکے گی۔ وہاں مشکوۃ کے لئے مالی اعانت بھی ثابت ہو گی۔

سب سے اہم اور قابل ذکر بات اھل قلم اور ذی علم احباب سے تعلق رکھتی ہے۔ مشکوۃ کے علمی معیار کو بڑھانے اور اسے ہر مکتب فکر اور ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے مفید اور کارآمد بنانے کے لئے اس طبقہ کے لوگوں کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا تمام علماء کرام اور مختلف علم و فن کے ماہرین سے درخواست ہے کہ وقتاً فوقتاً علمی مضامین لکھ کر رسالہ کے لئے بھجوایا کریں۔ اس صورت میں انشاء اللہ آپ کا یہ رسالہ ہر لحاظ سے ایک ہر دلعزیز رسالہ بن جائے گا۔ اسی طرح مترجمین سے درخواست ہے کہ مختلف علمی وادبی و معلوماتی مضامین کا ترجمہ کر کے بمع اصل بھجوا دیا کریں۔ اس میدان میں ہماری مستورات بھی قابل قدر خدمات بجا لا سکتی ہیں۔ اسی طرح شعراء کرام سے درخواست ہے کہ مختلف موضوع پر اپنے اشعا لکھ کر دفتر کو بھجوائیں۔

بالآخر میں تمام قارئین و خیر خواہان رسالہ ھذا سے دعا کی درخواست ہیکہ اللہ تعالیٰ مشکوۃ کی زندگی کا یہ نیا مرحلہ ہم سب کے لئے مبارک فرمائے۔ حق وصداقت کی روحانی کرنوں کے لئے "مشکوۃ بن کر اسکی روشنی کو بڑے آب و تاب کے ساتھ شش جہات میں منعکس کر سکے۔ تا خدا کے نور سے دنیا جگ مگ اٹھے اور نور مصطفوی غالب آئے جہالت کی تاریکی دور ہو اور باہمی اخوت و مودت کو بڑھاوا دینے میں مشکوۃ ایک مضبوط لڑی کا کام کر سکے۔ ان شاء اللہ

(زین الدین حامد)

ارض مقدسہ کی زیارت

(مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو فلسطین جو نبیوں کا ملک اور مسکن کہلاتا ہے کے مختلف مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے اور نوافل ادا کرنے اور دُعائیں کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

مورخہ ۲۳؍ مارچ ۹۹ء کو خاکسار مع اہلیہ اور محترم محمد شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کبابیر اور دیگر رفقاء کے ہمراہ کبابیر سے صبح ۶ بجے بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر ایک سو ساٹھ کیلو میٹر مسافت طے کر کے ۸ بجے یروشلم پہنچے۔

قدیم و جدید عمارتوں پر مشتمل یہ خوبصورت شہر قدیم و جدید تمدن و تہذیب کا مشترکہ منظر پیش کر رہا تھا۔ یروشلم چاروں طرف جبل الزیت (Mount Olive) پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس پہاڑی کے اوپر چڑھ کر حضرت یسوع مسیح علیہ السلام اپنے مشرقی ممالک کے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ اُس وقت اُن کے حواریوں نے یہ پروپیگنڈہ کیا تھا کہ یسوع مسیح اس پہاڑ کے اوپر چڑھ کر آسمان کی طرف اُڑ گئے تھے۔ اِس پہاڑی کے اوپر ایک بہت بڑا چرچ بنا ہوا ہے۔ اِس پہاڑی سلسلہ میں بہت چوڑی سڑک اور کئی منزلہ عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ اس کے اوپر سے یروشلم شہر کا نظارہ خاص کر بیت المقدس کا منظر نہایت خوبصورت اور پُر کیف ہے۔

اس کے بعد ہم نیچے اُترے اور بیت المقدس کی عالی شان اور تاریخی عمارت میں گئے۔ اس کو قبۃ الصخراء (Dome of Rock) کہتے ہیں۔ اس عمارت کے اندر ایک بہت بڑی چٹان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کشف میں اسی چٹان کے اوپر سے ہو کر آسمان کی روحانی سیر فرمائی تھی۔ یہ سلاخوں میں محفوظ کی گئی چٹان اسی بیت المقدس کے اندر ہے۔ جہاں لوگ نمازیں پڑھتے دکھائی دیئے۔ اس چٹان کے جانب میں ایک غار نما ہال ہے۔ ہم سب اُس میں گئے اور دو دو رکعت نوافل ادا کئے۔ اس کے بعد ہم اُس چرچ میں گئے جس میں وہ مقام تھا جہاں حضرت یسوع مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ اِس جگہ بہت بڑی صلیب بنی ہوئی ہے۔ اس کے قریب ہی سنگ مرمر کا ایک تختہ ہے۔ جہاں مسیح ناصری کو صلیب پر سے اُتار کر تھوڑی دیر کیلئے رکھا گیا ہے۔ اس کے بعد کچھ فاصلہ پر اُس قبر نما کمرے کی زیارت کی جہاں صلیب پر سے اُتارے جانے کے بعد تین دن رات آپ کو علاج کیلئے رکھا گیا تھا۔ اور اُس پتھر کا حصہ بھی رکھا گیا تھا جو اُس کمرے کے دہانے پر اُس وقت رکھا گیا تھا۔ اس کے بعد اُس مقام میں گئے جہاں مسیح ناصری کے زمانہ میں ایک زانیہ عورت پر پتھر پھینکنے کیلئے تمام لوگ جمع تھے۔ اور اُس وقت حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جس نے اپنی زندگی میں کوئی گناہ نہ کیا ہو وہ پہلا پتھر پھینکے۔ اس پر سب لوگ تتر بتر ہو گئے تھے۔

اس کے بعد ہم دیوار گریہ کی طرف گئے جہاں اب بھی سینکڑوں یہودی جمع تھے۔ اور ہاتھ میں بائبل پکڑ کر دیوار پر سر مار کر رو رہے تھے اور دُعائیں کر رہے تھے۔ یہ لوگ سالہا سال سے اپنے موعود مسیح کے انتظار میں ہر روز اس طرح دُعائیں کرتے ہیں۔

ناصریت کی گلی جو قادیان کی گلیوں کی یاد تازہ کرتی ہے۔

کبابیر (فلسطین) میں واقع مسجد سیدنا محمود (احمدیہ مسجد)

یروشلم کے چند میل کے فاصلہ پر بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی تھی۔ پیدائش کے مقام کے اوپر بہت بڑا چرچ بنا ہوا ہے۔ یہ چرچ بہت اونچے مقام میں ایک بہت وسیع علاقہ میں گھیرا ہوا ہے۔ اس چرچ کے اندر ہی یسوع مسیح کی پیدائش کا کمرہ اور غسلخانہ وغیرہ ایک غار نما ہال میں بنے ہوئے ہیں۔ ہم اُس کے اندر گئے جہاں پیدائش کے مقام کو معبد بنایا گیا تھا۔

ناصریت(Nasreth)

اسی طرح ہم ناصریت کی زیارت کیلئے گئے۔ اسی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو مسیح ناصری اور عیسائیوں کو نصاریٰ کہا جاتا ہے۔ سب سے پہلے ہم وہاں کے عظیم الشان چرچ میں گئے جس کا نام کنیسۃ البشارت ہے کہا جاتا ہے کہ اسی جگہ حضرت مریم علیہا السلام کو فرشتوں نے آکر مسیح کی بشارت دی تھی جس کا ذکر قرآن مجید میں سورۃ مریم دوسرے رکوع میں درج ہے۔ یہ بشارت ملنے کے بعد حضرت مریم علیہا السلام بیت اللحم میں چلی گئیں جہاں مسیح کی ولادت ہوئی۔ لیکن لوگوں کی مخالفت اور استہزا کی وجہ سے یوسف نجار کے ساتھ ناصریت میں دوبارہ چلی آئیں۔ اِس کنیسۃُ البشارت میں حضرت یسوع مسیح کا بچپن گذرا ئی جگہوں کو یوسف نجار کے بڑھئی کا کام کرنے کی وجہ سے محفوظ کیا گیا ہے۔ یہاں حضرت مسیح تیس سال تک رہے۔

ناصریت کی آبادی ساٹھ ہزار کی ہے جس میں زیادہ تر عیسائی آباد ہیں۔

بحیرۂ طبریہ(Lake of Tebehrias)

ناصریت سے ہم بحیرہ طبریہ دیکھنے گئے۔ حضرت رسول کریم صلعم نے اِس بحیرۂ طبریہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج آکر اُس کا پانی پیئے گا۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

یعنی خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کو مبعوث فرمائے گا وہ ہر اونچے نیچے مقاموں سے چڑھائی کرینگے۔ ان کا پہلا حصہ بحیرہ طبیر یہ سے گزرے گا۔ پھر اُس کا پانی پیئے گا اس کے بعد اس کا دوسرا حصہ وہاں سے گزریگا تو کہے گا کہ اس میں پہلے پانی تھا۔ پھر اس کے بعد وہ جبل الخمر تک پہنچے گا اور یہ پہاڑ بیت المقدس میں ہے۔ (مسلم-ترمذی)

اس حدیث میں مذکور بحیرہ طبریہ جس کا دوسرا نام بحر الجلیل بھی ہے۔ بارہ میل لمبائی پر واقع ہے۔ اس کا پانی پینا ظاہری صورت میں ناممکن ہے۔ لہٰذا یہ ایک استعارہ کا رنگ اپنایا ہوا ہے اور تعبیر طلب ہے۔ حضرت ابن سیرین کی کتاب تعبیر الرویاء کی رو سے پانی پینے سے مراد دنیاوی جاہ و جلال اور حکومت کا حاصل ہونا ہے۔ اس طرح فلسطین میں کہیں بھی کوئی پہاڑ جبل الخمر کے نام سے موجود نہیں ہے۔ لہٰذا یہ بھی تعبیر طلب ہے۔ جبل سے مراد حکومت اور خمر سے مراد ناجائز طور پر حاصل کی ہوئی چیز یا دولت ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کی یہ پیشگوئی ۱۹۴۸ء میں یہودیوں کے فلسطین میں اسرائیل سٹیٹ کے قیام سے پوری ہوئی۔ انہوں نے بحیرہ طبریہ پر قبضہ کیا اور اسی طرح ناجائز طور پر ایک حکومت بھی فلسطین میں جہاں بیت المقدس ہے قائم کی۔

اب یہ علاقہ جو طبریہ کے کنارے پر واقع ہے ایک نہایت خوبصورت ٹورسٹ سنٹر ہے۔ یعنی زائرین کیلئے دلچسپی کے تمام ذرائع موجود ہیں۔ یہ تمام علاقہ پہاڑی ہے۔ اور ان تمام مقامات میں حضرت یسوع مسیح نے دورہ فرمایا اور تبلیغ کی۔ ان مقامات میں سے ایک کفرناحوم ہے۔

بالآخر ہم اُس مقام میں گئے جہاں صلیبی واقعہ کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام اپنے شاگردوں سے ملے تھے اور اُن

سے مچھلی اور شہد لے کر کھاتے تھے اور اُنہیں اپنے ہاتھ پاؤں کے زخم دکھاتے تھے۔ اس مقام کا نام الطابغۃ ہے جہاں ایک پُرانا چرچ قائم ہے۔

الخلیل کی زیارت

مورخہ ۲۹ر اگست ۹۹ء کو خاکسار مع اہلیہ و چند احباب کرام الخلیل کا علاقہ جس کو عبرانی میں Hebron کہتے ہیں دیکھنے گئے۔ ہم کبابیر سے یروشلم اور پھر وہاں سے ۳۵ کیلو میٹر جنوب میں واقع الخلیل میں پہنچے اور زیارت کی۔

بحر مردار (Dead Sea)

وہاں سے ہم بحر مردار دیکھنے گئے۔ یروشلم کے بعد ریگستانی علاقہ شروع ہوا۔ دور دور تک بالکل ریگستان ہی کا علاقہ ہے۔ نہایت خوفناک ویرانے سے دو چار ہونا پڑا۔ اس بھیانک ویرانے میں ہماری موٹر کار بالکل ایک نقطہ معلوم دے رہی تھی۔ ہماری موٹر کار اونچے نیچے ریتیلے ٹیلوں سے ہچکولے کھاتی ہوئی اور خطرناک وادیوں سے گذرتی ہوئی جارہی تھی تو اُس ویرانے میں ایک مسجد نما بڑی عمارت نظر آئی۔ ہم اُس کے اندر گئے تو ایک ملاّں ظہر کی اذان دے رہے تھے۔ اُسی نے نماز پڑھائی۔ اقتداء میں صرف ایک زائر پیچھے کھڑا تھا۔ کوئی اور نمازی وہاں آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اُس مقام کا نام مقام نبی موسیٰ بتایا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گذر اِس علاقہ سے ہوا تھا۔ اور وہاں اُنہوں نے کچھ عرصہ قیام فرمایا تھا۔

اس کے بعد ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ ہماری کار پکی سڑک چھوڑ کر کچی سڑک میں جانے لگی۔ چاروں طرف ہو کا عالم تھا بہت خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی بیوی ہاجرہ اور ننھے منے بچے حضرت اسماعیل کو مکہ کے ریگستانی علاقہ میں تن تنہا چھوڑنے کا واقعہ یاد آیا۔ وہ علاقہ بھی اسی طرح کا ریگستانی علاقہ ہی ہوگا۔ ایک عورت اور بچہ کا بالکل ویرانے میں تن تنہا رہنا کتنا خوفناک منظر پیش کررہا ہوگا۔ اسی طرح سیدنا حضرت رسول اکرم صلعم کی زندگی بھی یاد آگئی کہ آپ نے بھی ایسے ہی ریگستانی علاقہ میں شدید گرمی اور سردی میں زندگی گذاری ہوگی۔ اِس آرام دہ اور ایئر کنڈیشن ماحول میں رہنے والا اِس زمانہ کا انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

اِس طرح مختلف تکلیف دہ اور دردناک خیالات میں کھویا ہوا ایک گھنٹہ اُس نہایت خطرناک ریگستانی وادیوں اور ریت کے ٹیلوں میں سے گذرتے ہوئے ہمیں دور سے بحر مردار نظر آیا۔ اُس کے ساتھ ہی دور سے وادئ قمران اور اس کے غار بھی دکھائی دیئے۔

وادئ قمران

آج سے ۵۲ سال قبل ۱۹۴۷ء کے موسم بہار میں ایک بدّو اپنی گمشدہ بکری کی کھوج میں بحیرہ مردار کے مغربی ساحل پر واقع اِس وادئ قمران کی چٹانوں اور ٹیلوں میں پھر رہا تھا کہ اس کی نظر ایک غار کے سوراخ پر پڑی۔ اُس نے ایک پتھر اس سوراخ کے اندر پھینکا۔ اُس وقت کسی برتن سے ٹکرانے کی یعنی ٹن کی آواز آئی۔ اُس نے سمجھا کہ اس کے اندر خزانے ہونگے۔ چنانچہ خزانے کی تلاش میں وہ اپنے ساتھی کی مدد سے اُس غار کے اندر داخل ہوئے۔ یہ غار اندر سے کشادہ تھی اِس غار میں سربمہر ظروف قطاروں میں رکھے ہوئے تھے۔ دو کے سوا باقی خالی تھے۔ یہ دو برتن جب کھولے گئے تو ایک عظیم لٹریری خزانہ برآمد ہوا۔ یہ چمڑے کے لپٹے ہوئے طومار تھے۔ یہ طومار مختلف ہاتھوں سے گذر کر بعض محققین کے ہاتھوں میں پہنچے عبرانی میں لکھے ہوئے اُن تحریروں میں آج سے دو ہزار سال قبل کی مذہبی تاریخ کا ذکر موجود تھا۔ آج دنیا میں یہ اوراق Dead sea scrolls کے نام سے مشہور ہیں۔

ایک احمدی محقق محترم عبدالقادر صاحب نے ان اوراق کے بارے میں تحقیق کی۔ آپ نے بتایا کہ یروشلم کی طرف

مبعوث ہونے والے حضرت یسوع مسیح کا ذکر ان صحائف میں بہ تکرار ہوا ہے۔ اس کے عبرانی مناجات سب سے دلچسپ اور حیران کن انکشاف ہے۔ کیونکہ یہ یسوع مسیح کا زبور ہے جو آپ کے کلام اور تعلیمات پر مشتمل ہے۔ ان صحیفوں سے آپ کی زندگی کے ایسے حالات اور تعلیمات کا انکشاف ہوا جو کہ قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل پیش کئے۔ حضرت رسول اکرم صلعم کے بارے میں واضح بشارات ان صحائف میں درج ہیں۔ صلیبی موت سے حضرت مسیح ناصری کی نجات فلسطین سے ہجرت اور دنیا کے وسیع میدانوں میں سیاحت کا ثبوت صحائف قمران سے ملتا ہے۔

بہر حال اِس وادیٔ قمران کے غاروں کی سوراخیں ہمیں قریب ہی ایک پہاڑی کے اوپر سے دیکھنے کی توفیق ملی۔

اس کے بعد ہم دوسرے راستے سے جو اور زیادہ پُر خطر تھا یروشلم کی طرف روانہ ہوئے۔

مسجد اقصیٰ

اس سفر میں ہم مسجد اقصیٰ میں گئے۔ یہ عظیم اور تاریخی مسجد جس کا ذکر قرآن مجید میں سورہ بنی اسرائیل میں ہے بیت المقدس کے تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع ہے۔ ہم اُس مقدس مسجد کے اندر گئے اور نہایت سوز و گداز کے ساتھ اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ کیلئے اور اِس علاقہ میں پھر اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کیلئے اور اسی طرح تمام عالم اسلام کو خلافت حقہ اسلامیہ کے لواء کے تحت جمع ہونے کی توفیق ملنے کیلئے دُعائیں کیں۔ اور نوافل ادا کیں اُس وقت اِن پُر سوز دُعاؤں کی تحریک مسجد اقصیٰ کے بڑے بڑے اور وسیع وعریض ستونوں اور دیواروں پر چسپاں کئے دو بڑے بڑے اشتہارات کی وجہ سے ہوئی۔ ساتھ ہی مسجد کی دیواروں پر کئی جگہ فریم کے اندر رکھی گئی بندوق کی گولیاں بھی ان پُر سوز دُعاؤں کی تحریک بنی۔ آج سے ۳۰ سال قبل یعنی ۶ اگست ۱۹۶۹ء میں یہودی فوج نے مسجد اقصیٰ پر اچانک حملہ کر کے کئی مسلمانوں کو شہید کیا تھا۔ اِس مقدس مسجد کو بہت نقصان پہنچایا تھا اور بہت بے حرمتی کی تھی۔

ان ہر دو نظارے نے مجھے مسلمانوں کی زبوں حالی اور بے بسی پر بہت پریشان کیا۔ مذکورہ دونوں اشتہارات میں مسلمانوں کو خلافت علی منہاج نبوت کے قیام کیلئے کوشش کرنے کی پُر زور اپیل کی گئی ہے۔

ایک اشتہار میں آیت استخلاف درج تھی جس میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں میں سے ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ اُن میں وہ ضرور بضرور خلافت قائم فرمائے گا اور اس خلافت کے ذریعہ دین کی تمکنت ہوگی اور اُن کے خوف کو امن میں تبدیل فرمائے گا۔

مذکورہ اشتہار میں یہ آیت کریمہ درج کرنے کے بعد حضرت رسول کریم صلعم کی یہ حدیث درج تھی کہ ثم تکون خلافة علی منهاج النبوّة یعنی اس کے بعد نبوّت کے طرز پر خلافت قائم ہوگی۔ اس آیت و حدیث کے اندراج کے بعد مسلمانوں سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ بَشائِرها تَلُوحُ الآنَ ان شَاء اللّٰه۔ اقیموها ایها المسلمون۔ اس کی بشارتیں انشاء اللہ جلد روشن ہونگی۔ اے مسلمانو اس کو (خلافت علی منہاج نبوت کو) قائم کرنے کی کوشش کرو۔

دوسرے اشتہار میں مذکورہ حدیث درج کرنے کے بعد یوں اعلان کیا گیا کہ سَتَقُومُ دولةُ الإسْلَام عَاجلًا و اجِلًا شاءَ مَن شَاءَ وَاَبَی من ابَی و مکرمَن مکر فَلا تحرموا اَنْفُسَكُم مَعَاشِرَ المسلمین. ثوابَ السَّعي والعملِ لِإقامَتِهَا فیها وحدها عزتکم

یعنی جلد یا بدیر اسلامی حکومت ضرور قائم ہوگی۔ چاہئے

والے چاہیں انکار کرنے والے انکار کریں۔ تدبیریں کرنے والے تدبیریں کریں۔

لہٰذا اے مسلمانوں کے گروہو! تم اپنے نفسوں کو محروم نہ کرو۔ اس کے قیام کیلئے کوشش اور عمل کر کے ثواب حاصل کرو۔ تمہاری عزت صرف اسی میں ہے۔

ان ہر دو اشتہارات میں واضح رنگ میں تضاد پایا جاتا ہے۔ خداتعالیٰ نے خود مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ خود خلافت علی منہاج نبوت قائم فرمائے گا۔ لیکن ان اشتہاروں میں اس کے برخلاف مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ اِس خلافت کے قیام کیلئے کوشش کی جائے۔

نیز ایک اور حدیث نبوی میں مذکور ہے کہ مَا کَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ کہ ہر نبوّت کے معاً بعد خلافت کا نظام قائم ہوتا ہے۔ یعنی ہر خلافت سے قبل نبوّت کا ہونا ضروری ہے۔

چنانچہ اِس زمانہ میں خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر حضرت رسول اکرم صلعم کی غلامی میں اور آپ کے بروز کے طور پر نبوّت قائم فرمائی۔ اسکے بعد اپنے وعدہ کے مطابق اِس نبوّت پر ایمان لانے اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں میں خلافت قائم فرمائی۔

خداتعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے کہ آج جماعت احمدیہ خلافتِ حقہ اسلامیہ کے تحت اکناف عالم میں اسلام اور حضرت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کرنے کیلئے نہایت کامیابی سے سرگرم عمل ہے۔ اور دوسری طرف مسلمان اور ان کی حکومتیں شکست خوردہ ذہنیت کے ساتھ خلافت کے قیام کا خواب دیکھ رہی ہیں جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔

آج اِس چھوٹے سے اسرائیل سٹیٹ میں جس کی کُل آبادی صرف ۶۰ لاکھ ہے جن میں صرف ۵۰ لاکھ یہودی اور باقی مسلمان اور عیسائی آباد ہیں تمام عالمِ اسلام کیلئے ایک سوالیہ نشان بنا ہوا ہے۔ اس چھوٹی سی ریاست کے گرد مسلمانوں کی ۴۵ کے قریب چھوٹی بڑی حکومتیں اور ریاستیں ہیں۔ لیکن اِس معمولی یہودی حکومت کے آگے کچھ بھی کرنے سے قاصر ہیں۔

چنانچہ موجودہ مسلمانوں اور اُن کی اسلامی حکومتوں کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار جنگ اپنی جنوری ۹۲ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

اس وقت خدا کے فضل سے آزاد مسلمان ملکوں کی تعداد ۴۶،۴۵ ہے۔ اور مسلمانوں کی کُل آبادی ایک ارب کے لگ بھگ ہے۔ دنیا کا ہر پانچواں انسان مسلمان ہے۔ اقوام متحدہ میں صرف مسلمان ملکوں کے ووٹ ایک تہائی کے قریب ہیں اور حقائق کی بناء پر مسلمان ملکوں کی عالمی سطح پر سب سے زیادہ طاقتور گروپ کی حیثیت حاصل ہونی چاہئے.... پھر خدا کے فضل سے ان تمام ملکوں کی جغرافیائی وسعت کم و بیش دو بر اعظموں پر پھیلی ہوئی ہے... یہ ساری سہولتیں حاصل ہونے کے باوجود عالمی سطح پر ان ملکوں کی حیثیت ایک منتشر اور باہم دست وگریباں گروہ کی سی ہے جسے چاہتا ہے اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر سکتا ہے..... سیاسی ومذہبی سطح پر کوئی اتفاق نہیں۔ ہر فرقہ کی سیاست اور سیاسی نظام کا تصور مختلف ہے۔ چنانچہ ایک متحد و متفق مسلم اُمۃ کا کوئی وجود نہیں جس کا ایک مرکز ہو اور جس کے مقاصد میں یکسانیت ہو۔ (جنگ جنوری ۹۲ء)

اس اعتراف حقیقت کے بعد مسلمانوں اور اُن کی حکومتوں کیلئے خداتعالیٰ کی قائم فرمودہ خلافت حقہ اسلامیہ کی پناہ میں آئے بغیر کوئی چارہ نہیں جس کا ایک ہی مرکز اور ایک ہی قیادت ہے جو عالمگیر حیثیت کی حامل ہے۔

یوروپ پر مسلمانوں کے علمی احسانات

قسط: 2

﴿از قلم محمد زکریا ورک کنگسٹن کینیڈا﴾

میڈیسن کی فیلڈ میں عالم اسلام نے جو نامور طبیب پیدا کئے ان میں الرازی۔ علی ابن العباس، بو علی سینا۔ ابن رشد ابن نفیس کے نام قابل ذکر ہیں یاد رہے کہ ستر سے زیادہ ڈاکٹروں نے ۸۰۰ء سے لیکر ۱۲۰۰ء تک سائینس کی اس شاخ میں معرکتہ الآرا کتب تحریر کیں اور یہ کتابیں اب تک محفوظ ہیں مثلاً الرازی کی ۵۰ کے قریب کتب ابھی لائبریریوں میں دستیاب ہیں اسکی کتاب الجدری والحصبہ Die Pestelentia کے تراجم لاطینی۔ فرانسیسی اور انگریزی میں ہو چکے ہیں اسکا پہلا لاطینی ترجمہ ۱۴۹۸ء میں وینس سے طبع ہوا یونانی ترجمہ پیرس سے ۱۵۴۸ء میں انگریزی ۱۸۴۷ء فرنچ ۱۷۶۳ء جرمن ۱۹۱۱ء لیب زگ سے طبع ہوا۔ اسکی کتاب المصوری کا ترجمہ میلان سے ۱۴۸۱ء میں طبع ہوا اسکا نواں باب بہت مقبول عام تھا جو lyon سے ۱۴۹۰ء میں طبع ہوا۔ امراض چشم پر جرمن ترجمہ ۱۹۰۰ء میں مظہر عام پر آیا۔

اسکی مشہور زمانہ کتاب الحاوی بیس جلدوں میں میڈیسن کا انسائیکلو پیڈیا ہے جو اس کی وفات کے بعد اسکے قابل شاگردوں نے مکمل کیا تیرہویں صدی میں اسکا لاطینی ترجمہ Continens سسلی کے یہودی عالم فراج بن سالم نے ۱۲۷۹ء میں کیا اور یہ کتاب یوروپ کے میڈیکل کالجز میں کئی سو سال تک بطور ٹیکسٹ بک کے پڑھائی جاتی رہی ۱۴۸۶ء میں یہ Liber dictus alhavi کے عنوان سے طبع ہوئی ۱۸۶۶ء تک اس کے چالیس ایڈیشن یوروپ میں شائع ہو چکے تھے۔

پیرس یونیورسٹی اور امریکہ کی پرنسٹن یونیورسٹی کے چرچ کی گھڑی کے شیشہ stained glass پر الرازی اور ابن سینا کی تصاویر کندہ ہیں پرنسٹن کی تصویر کی ایک دوفٹ لمبی کمپیوٹر پر بنی رنگین کاپی میرے پاس بھی موجود ہے جس میں الرازی نے بائیں ہاتھ میں کتاب پکڑ رکھی ہے جس پر عربی میں کتاب الحاوی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم درج ہے تصویر کے نیچے الرازی لکھا ہے۔

زکریا الرازی ۱۸۴ کتابوں کا مصنف تھا اس کی چند ایک کتابوں کے نام یہ ہیں کتاب کیفیہ الابصار۔ کتاب الطب الملوکی۔ کتاب الفالج۔ اللقوۃ۔ کتاب ہیئت القلب الرازی نے الکحل ایجاد کی سلفیورک ایسڈ ایجاد کیا عمل جراحی میں اس نے کارآمد آلہ ایجاد کیا جسکا نام نشتر seton ہے دواؤں کے وزن کیلئے اس نے میزان طبعی Hydrostatic Balance ایجاد کیا علم طب میں وہ۔ یقیناً طبیب اعظم کا درجہ رکھتا ہے ثاب ابن قرہ (۸۳۶ء تا ۹۰۱ء) کی طبی تصانیف یہ تھیں کتاب فی النبض۔ کتاب فی اوجاع الکلی والمثانہ علی ابن العباس (۹۹۴ء) سلطان عصد الدولہ کا شاہی طبیب تھا اسکا لاطینی نام Haly

Abbas ہے اس نے میڈیسن میں کتاب المالکی (Royal Book) تحریر کی یہ میڈیسن کی پہلی کتاب تھی جسکا لاطینی ترجمہ ۱۱۲۷ء میں Liber Regius کے عنوان سے ہوا یہ وینس سے ۱۴۹۲ء میں طبع ہوئی Lyon سے ۱۵۲۳ء قسطنطین افریقن نے اسکا ترجمہ Pantegniky عنوان سے ۱۵۳۹ء میں چھپا عربی میں یہ کتاب دو جلدوں میں ۱۲۹۴ء میں قاہرہ سے طبع ہوئی۔

حنین ابن اسحٰق (م ۸۷۷) کی کتاب تاریخ الاطباء بہت مشہور تھی اسکے علاوہ اس نے کتاب علل العین۔ کتاب القرح۔ کتاب کناش الخف۔ کتاب الاسنان۔ کتاب الاغذیہ لکھیں۔ اس نے جالینوس کی ۱۲۰ء کتب کا ترجمہ کیا اور اس کے بیٹے اسحٰق نے نوے کتب کے تراجم کئے۔

پرنس آف فزیشن بو علی سینا کی کتاب القانون فی الطب کا لاطینی ترجمہ بارھویں صدی میں Liber Canonis جیرارڈ آف کریمونا نے کیا جو ۱۵۴۴ء-۱۵۸۲ء-۱۵۹۵ء میں طبع ہوا عربک ایڈیشن روم سے ۱۵۹۳ میں طبع ہوا۔ اس عظیم کتاب کے جزوی تراجم میلان ۱۴۷۳ء وینس ۱۴۸۳ء پڈوا ۱۴۷۶ء عبرانی ترجمہ نیپلز ۱۴۹۱ء عربی اور جرمن ایڈیشن اکٹھا ۱۷۹۶ء Halle سے طبع ہوا۔

(حوالہ کتاب ہسٹری آف سائینس جارج سارٹن ۱۹۲۷ء)

کچھ سو سال تک یہ کتاب یوروپ کے میڈیکل کالجز میں پڑھائی جاتی رہی پندرھویں صدی میں اسکے سولہ ایڈیشن اور سولھویں صدی میں بیس ایڈیشن شائع ہوئے سترھویں صدی میں اس کے اور بھی ان گنت ایڈیشن منظر عام پر آئے لاطینی اور عبرانی میں اس پر بہت سی شرحین لکھی گئیں ابن سینا کی دوسری مشہور کتابیں یہ تھیں کتاب الشفاء۔ کتاب القولنج کتاب الحواشی علی القانون۔ کتاب الادویۃ القلبیۃ۔ یوروپ میں القانون کو تو لوگ Bible of medicine کہتے تے۔

اسلامی سپین نے بھی بہت سے شہرہ آفاق ڈاکٹر پیدا کئے انمیں الزہراوی۔ ابن زہر۔ ابن رشد۔ ابن طفیل۔ الزرقانی کے نام قابل ذکر ہیں۔ ابوالقاسم الزاہراوی (م ۱۰۰۹ء) کے سب سے مشہور کتاب کا نام التصریف تھی جو فی الواقعہ سرجری کا انسائیکلو پیڈیا ہے اس کتاب میں اس ماہر سرجن نے سرجری کے اوزاروں کی تصاویر پیش کیں جو اس نے اپنی پریکٹس میں استعمال کئے تھے اسلامی میڈیسن میں یہ کتاب بھی ایک شاہکار کتاب مانی جاتی ہے۔ قاضی ابن رشد بھی اپنے دور کا ایک مانا ہوا طبیب تھا اس کی کتاب کلیات فی الطب Colliget تھی جسکو ایک یہودی سکالر نے ۱۲۵۵ء میں لاطینی میں منتقل کیا اسکے مزید تراجم وینس ۱۴۹۲ء آگس برگ ۱۵۱۹ء عربی ٹکسٹ اور لاطینی ترجمہ آکسفورڈ ۱۷۷۸ء فرنچ ترجمہ ۱۸۶۱ء پیرس ابن رشد نے طب پر سولہ کتابیں تحریر کیں پھر ابن زہر (م ۱۱۶۲ء) بھی ایک قابل طبیب تھا وہ جالینوس کے بعد سب سے بڑا طبیب تھا جس نے تپدق۔ فالج اور ناسور کے مریضوں کا علاج کیا سپین نے ایک یہودی طبیب پیدا کیا جسکا نام موسیٰ ابن میمون تھا جو بعد میں مصر جا کر آباد ہو گیا اور سلطان صلاح الدین ایوبی کا پرسنل فزیشن تھا۔

یاد رہے کہ ڈاکٹروں کی رجسٹری کا آغاز سنان بن ثابت (م ۹۴۳) نے عراق میں شروع کیا تھا جو خود ایک اچھا ڈاکٹر اور ایڈمنسٹریٹر تھا اس نے حکم دیا کہ ملک کے تمام اطباء کی گنتی کی جائے اور پھر امتحان لیا جائے کامیاب ہونے والے ۸۰۰ ڈاکٹروں کو حکومت نے رجسٹر کر لیا اور سرکاری سرٹیفکیٹ دیا نیز پریکٹس کرنیکا اجازت نامہ دیا گیا اسکا رواج تمام مہذب

ممالک میں اب تک جاری ہے۔

مسلمان سائینسدان اوران کے لاطینی نام

جابر ابن حیان۔ عراق Geberالکندی عراق Alkindusالخوارزمی عراق Algorism۔ الباطنی عراق Albatgeniusالرازی۔ ایران Rhazesالفارابی عراق ترکی Alpharbiusابن الہیثم مصر Alhazenابن سینا ایران Avicenneالزھراوی۔ سپین Abulcasisابن زہر سپین Avenzoarابن رشد Averroesالزرقالی سپین Arzachelابن باجہ سپین Avempaceالبطروجی Alpetragiusعلی العباس المجوسی عراق Haly Abbas ابن طفیل سپین Abubacer

ابو منصور الموفق ہیرات کا باشندہ تھا اسنے فارماکالوجی پر کتاب الابجاء عن الحقائق الادویا۔ لکھی جسمیں گریک۔ شامی۔ عربی۔ اور ہندو علم کا نچوڑ دیا گیا تھا اس میں ۵۸۵ علاج اور تھیوری پر بحث کی گئی ہے یہ علاج ۴۶۶ جڑی بوٹیوں سے۔ ۷۵ معدنیات سے اور ۴۴ جانوروں سے تھے اسنے سوڈیم کاربونیٹ اور پوٹاشیم کاربونیٹ میں فرق بتلایا۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ یہ کتاب اصل حالت میں فارسی زبان میں وی آنا میں موجود ہے اس مسودہ کی کتابت ایرانی شاعر اسدی نے کی تھی ۱۸۳۸ء میں اسکا لاطینی ترجمہ شائع ہوا۔

ریاضی اور مسلمان

ریاضی اور میڈیسن کا علم مسلمانوں نے یونانی سائینس دانوں اور ماہرین طب (جالینوس) کی کتابوں کے تراجم کر کے حاصل کیا تھا مسلمانوں کی علم ہیئت اس لئے پسند تھا کہ اس کے ذریعہ وہ مکہ المکرمہ کا رخ دنیا کے کسی بھی ملک سے معلوم کر سکتے تھے ریاضی کی تاریخ میں آٹھویں اور نویں صدی کے عرصہ میں مسلمانوں کے علاوہ کسی اور قوم کا سکالر نظر نہیں آتا ہے اس ضمن میں الخوارزمی پہلا نامور ریاضی دان تھا۔ جس کے نام سے انگلش کا لفظ Algorihm اخذ ہوا ہے وہ روشن خیال خلیفہ المامون الرشید کے بیت الحکمۃ Institute of science میں ریسرچ سکالر تھا اس نے ہندوؤں کے Tabies جس کا نام سنسکرت میں سدھانتا ہے اسکا خلاصہ تیار کیا۔ اس نے کتاب الجبر والمقابلہ تحریر کی جس سے الجبرا کے علم کا آغاز ہوا اس نے علم الاعداد کو بھی دنیا میں متعارف کیا جو عربی علم الاعداد Arabic Numerals کہلاتے ہیں یہ موجودہ سائینسی ترقی کی اساس ہیں الجبر والمقابلہ کا لاطینی ترجمہ جیرارڈ نے کیا تھا اٹلی کے ریاضی دان لیونارڈو فیبوناچی Fabionaci نے ریاضی میں ایک کتاب Liber Abaci لکھی جس سے عربی علم الاعداد کا یوروپ میں رواج ہوا یہ کتاب ایک ہزار سال تک یوروپین درسگاہوں میں بطور نصاب پڑھائی جاتی رہی اسٹرانومی پر الخوارزمی کی کتاب کا ترجمہ برطانوی فاضل ایڈیلارڈ آف باتھ نے کیا تھا جارج سارٹن نے اسکو روئے زمین کا عظیم ترین سائینسدان مانا ہے۔

ابن الہیثم بھی ایک مانا ہوا ریاضی دان تھا اس کی پچاس سے زیادہ کتب ابھی تک دنیا کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں اس کی وہ کتاب جس نے اس کے نام کو لازوال بنا دیا اسکا نام المناظر ہے لاطینی میں اسکا ترجمہ Opticae Thesaures کے نام سے ملتا ہے اس کتاب میں اس نے بصریات کے موضوع پر زلزلہ خیز انکشافات کئے اس بناء پر اسکو علم بصریات کا جدامجد بھی کہا جاتا ہے یہ www. amazon.com سے خریدی جاسکتی ہے۔ (جاری)

قرارداد تعزیت بروفات سیدہ ام متین صاحبہ

حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ ناظر اعلیٰ قادیان کہ ربوہ سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ ہماری والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ آج وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوفہ حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی سب سے بڑی دختر نیک اختر تھیں۔ حضرت ممدوحہ لمبے عرصہ تک پہلے انٹرنیشنل صدر لجنہ اماء اللہ رہیں اور پھر لجنہ اماء اللہ پاکستان کی صدر رہیں۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اہم دینی خدمات کی سعادت پائی اور حضور کے اکثر سفروں میں ساتھ رہیں۔ اور حضورؓ کی آخری بیماری میں سیدہ ممدوحہ اور حضرت مہر آپا صاحبہ کو غیر معمولی خدمات کی سعادت عطا ہوئی۔

آپ کی خاطر حضرت ڈاکٹر صاحب نے بہت سی نظمیں بچوں کے لئے لکھیں تھیں۔ حضرت ممدوحہ نے الازھار لذوات الخمار کتاب مرتب فرمائی اور تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تین جلدیں مرتب فرمائیں۔ آپ کی ایک ہی صاحبزادی ہیں۔ محترمہ امۃ المتین بیگم صاحبہ جو محترم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سے بیاہی ہیں۔

حضرت ممدوحہ نے سینکڑوں بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ تینوں انجمنیں۔ مجلس انصار اللہ بھارت۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی وفات پر تہہ دل سے اظہار افسوس کرتے ہوئے جملہ پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کے اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرمائے اور تمام اقارب اور احباب جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

نوٹ :- اس قسم کے قرارداد تعزیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان اور حلقہ نور کی طرف سے بھی موصول ہوئے ہیں۔ جزاھم اللہ

سیدنا حضور انور کی طرف سے مقررہ بیعتوں کے ٹارگیٹ کے حصول کیلئے عہدیداران جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

(شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

خونِ شہیدانِ اُمت کا اے کم نظر
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا

﴿عبد المتین -جامعہ احمدیہ قادیان﴾

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔ (سورۃ الصف آیت ۹)

ترجمہ: "وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں، اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑیگا خواہ کافر کتنا ہی نا پسند کریں"۔

حق کے پرستاروں کو مٹانے کے لئے دشمنان دین نے ہمیشہ سے ہی ذلیل اور گرے ہوئے ہتھکنڈوں کا استعمال کیا۔ اور دنیا سے بزور ان کو ختم کرنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد کرتا ہے اور اسی کو غلبہ عطا کرتا ہے۔ تاریخ عالم ہمیں یہی کچھ بتا رہی ہے۔

اپنے اس ناپاک عزم کے تحت ہی خدا تعالیٰ کے قائم کردہ جماعت کو بدنصیب ملاں دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جو اس کے اذن سے ہی باوجود دشمنوں کی مخالفت کے پھل اور پھول رہا ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس درخت کی شاخیں تمام دنیا پر محیط ہو چکی ہیں۔ جہاں دن دوگنی رات چوگنی ترقی اسکو نصیب ہو رہی ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

اپنی اسی ناپاک عزائم کے تحت دشمن حق نے احمدیت کو نقصان پہنچانے کی غرض سے مورخہ ۸ ر اکتوبر ۱۹۹۹ء جمعہ کے دن دوپہر ایک بج کر ۳۰ منٹ کو بنگلہ دیش کا کھلنا شہر کے نرالا لباسک علاقہ کی احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد میں جمعہ کی نماز کے وقت ایک طاقتور بم دھماکہ کیا جس سے علاقہ لرز اٹھا اور عمارتیں ہل گئیں نتیجہ کے طور پر سات مخلص احمدی بھائی شہید ہوئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) اور امام صاحب کے علاوہ ۲۵ آدمی شدید زخمی ہوئے ہیں۔

شہید ہونے والے مخلصین کے نام یہ ہیں: ۱- محترم محمد نور الدین خان (۳۰)۔ ۲- محترم محمد جہانگیر حسین (۲۷) ۳- محترم ڈاکٹر ایم. اے. ماجد (۴۵)۔ ۴- محترم سبحان منڈل (۵۸)۔ ۵- محترم جی. ایم. محب اللہ (۳۰)۔ ۶- محترم علی اکبر (۴۰)۔ ۷- محترم ممتاز الدین احمد (بعد میں شہید ہوئے)۔

چشم دید گواہوں کا کہنا ہے کہ بروز جمعۃ المبارک ایک بج کر تیس منٹ میں کھلنا لباسک علاقہ کے احمدیہ مسلم جماعت کے مشن کے امام صاحب مسجد میں جمعہ خطبہ دے رہے تھے مقتدی امام کا خطبہ سن رہے تھے اس وقت دلوں کو دہلانے والی آواز کے ساتھ یہ بم محراب کے قریب پھٹ گیا اور دیوار توڑ کر اسکے ٹکڑے باہر نکل گئے۔ احباب میں چیخ و پکار مچ گئی اور

ادھر اُدھر دوڑنے لگے سیلنگ فین جو چھت پر لٹک رہا تھا اس طاقتور دھماکے سے مخلص نمازیوں کے اوپر آگرا۔ آس پاس کی بستیاں کانپ اٹھیں لوگ اپنے گھر چھوڑ کر باہر آگئے۔ ہر طرف خوف طاری ہو گیا۔ موقعہ پر ہی دو مقتدی شہید ہو گئے زخمی مقتدیوں کی آہ وزاری کی درد انگیز آوازوں نے ماحول میں ایک عجیب دہشت پیدا کر دیں۔ اس بم دھماکے سے کئی نمازیوں کے جسم کے اعضاء اڑ گئے اور مسجد شریف کا فرش خون سے لال ہو گیا۔ مقتدیوں کی چیخوں کی آواز سن کر آس پاس کے لوگ مسجد کی طرف آنے لگے۔ وہ لوگ زخمیوں کو ہسپتال لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد پولس آگئی اور زخمیوں کو وہاں سے نکالنے میں مدد کی۔ ہسپتال میں داخل ہونے کے بعد پانچ احمدی بھائی شہید ہوئے۔

اھل بنگلہ دیش کے لئے یہ قربانی باعث فخر ہے کہ ایمان کی خاطر ہی ان بھائیوں نے اپنی جان کی قربانیاں پیش کیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے مرتبہ کو بلند سے بلند تر فرمائے اور جماعت اور ان کے اقرباء کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے وہ نور جس کو مٹانے کے لئے دشمن بد نصیب نے یہ ناپاک قدم اٹھایا ہے نہ صرف بنگلہ دیش میں بلکہ ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ ہمیں اس نور کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ مشکوۃ اس المناک سانحہ پر گہرے غم و افسوس کا اظہار کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ ان شہداء کرام کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور انکی یہ عظیم قربانی قوم و ملت کی ترقی اور کامیابی کی باعث ہو۔ آمین)

مشکوۃ میں شائع ہونے والی نظموں کے متعلق ایک ضروری اعلان

مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکریٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب 3/11/99 موصول ہوا جسمیں آپ تحریر فرماتے ہیں :-

”ستمبر اکتوبر کا شمارہ حضور انور نے ملاحظہ فرمایا ہے۔ اور اسمیں شائع ہونے والی تمام نظمیں پڑھنے کے بعد فرمایا ہے کہ ان میں کافی اصلاح ہونے والی ہے۔ نظمیں شائع کرنے سے پہلے یہاں مبارک احمد ظفر کو بھیج کر Approval لے لیا کریں۔“

حضور انور کے اس ارشاد کے مطابق آئندہ تمام نظمیں لندن بجوادی جائیں گی۔ وہاں سے منظوری آنے کے بعد ہی شائع کی جائیں گی۔ نظمیں بجوانے والے احباب مطلع رہیں۔
(ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”...اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جسنے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ: ۵۔ ۲۔ ۳۔ ۴)

حکایات شیریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ سبق آموز کہانیاں

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

ایک طوطے کی کہانی

"صوفی کہتے ہیں ہر ایک شخص کو جو خدا تعالیٰ سے ملنا چاہے ضروری ہے کہ وہ باب الموت سے گزرے۔

مثنوی میں اس مقام کے بیان کرنے میں ایک قصہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک طوطا تھا۔ جب وہ شخص سفر کو چلا تو اس نے طوطے سے پوچھا کہ تم بھی کچھ کہہ' طوطے نے کہا اگر تو فلاں مقام پر گزرے تو ایک بڑا درخت ملے گا اس پر بہت سے طوطے ہوں گے ان کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ تم بڑے خوش نصیب ہو کہ کھلی ہوا میں آزادانہ زندگی بسر کرتے ہو اور ایک میں بے نصیب ہوں کہ قید میں ہوں۔ وہ شخص جب اس درخت کے پاس پہنچا تو اس نے طوطوں کو وہ پیغام پہنچایا۔ ان میں سے ایک طوطا درخت سے گرا اور پھڑک پھڑک کر جان دے دی۔ اس کو یہ واقعہ دیکھ کر کمال افسوس ہوا کہ اس کے ذریعہ سے ایک جان ہلاک ہوئی۔ مگر سوائے صبر کے کیا چارہ تھا۔ جب سفر سے وہ واپس آیا تو اس نے طوطا کو سارا واقعہ سنایا اور اظہار غم کیا۔ یہ سنتے ہی وہ طوطا بھی جو پنجرہ میں تھا پھڑکا اور پھڑک پھڑک کر جان دے دی یہ واقعہ دیکھ کر اس شخص کو اور بھی افسوس ہوا کہ اس کے ہاتھ سے دو خون ہوئے آخر اس نے طوطا کو پنجرے سے نکال کر باہر پھینک دیا تو وہ طوطا جو پنجرہ سے مردہ سمجھ کر پھینک دیا تھا اڑ کر دیوار پر جا بیٹھا اور کہنے لگا در اصل نہ وہ طوطا مرا تھا اور نہ میں۔ میں نے تو اس سے راہ پوچھی تھی کہ اس قید سے آزادی کیسے حاصل ہو۔ سو اس نے مجھے بتایا کہ آزادی تو مر کر حاصل ہوتی ہے۔ پس میں نے بھی موت اختیار کی تو آزاد ہو گیا۔ پس یہ سچی بات ہے کہ نفس امارہ کی تاروں میں جو جکڑا ہوا ہے اس سے رہائی بغیر موت کے ممکن نہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۶)

ایک پرندے کی مہمان نوازی

"ایک پرندے کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ نر و مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں؟ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے اس کے واسطے کیا دعوت تیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۸۲)

وفاداری کا سبق کتے سے سیکھو

"لکھا ہے کہ ایک یہودی مشرف بہ اسلام ہوا۔ کچھ دن بعد جو مصیبت کا سامنا ہوا اور بھوکا مرنے لگا اور فاقے پر فاقہ آنے لگا تو کسی یہودی کے مکان پر بھیک مانگنے کیلئے گیا۔ یہودی نے اس نو مسلم کو چار روٹیاں دیں۔ جب وہ روٹیاں لے کر جا رہا تھا تو ایک کتا بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شاید ان روٹیوں میں سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینک دی اور آگے چل دیا۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کھا کر پھر پیچھے پیچھے ہو لیا۔ تب اس نے خیال کیا کہ شاید ان روٹیوں میں سے نصف حصہ کتے کا ہو۔ تب اس نے ایک اور روٹی کتے کے آگے پھینک دی۔ مگر کتا اس کو بھی کھا کر پیچھے پیچھے چل دیا۔ پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتا پیچھا نہیں چھوڑتا تو اسے خیال گزرا کہ شاید تین حصے اس کے ہوں اور ایک حصہ میرا ہو۔ اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈال دی مگر کتا وہ روٹی کھا کر بھی واپس نہ گیا۔ تب اسے کتے پر غصہ آیا اور کہا تو تو بڑا بدذات ہے مانگ کر چار روٹیاں لایا تھا مگر ان میں سے تین کھا کر بھی تو پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت کتے کو بولنے کیلئے زبان دے دی تب کتے نے جواب دیا کہ میں بدذات نہیں ہوں۔ میں خواہ کتنے فاقے اٹھاؤں مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر پر نہیں جاتا۔ بدذات تو تو ہے جو دو تین فاقے اٹھا کر ہی کافر کے گھر مانگنے کیلئے آگیا۔ تب وہ مسلمان یہ جواب سن کر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہوا۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۵۰)

ہنرمندی کا اعلیٰ ترین نمونہ

"ایک بادشاہ نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم اپنے ہنر اور کمال کا مجھے نمونہ دکھاؤ اور نمونہ بھی ایسا نمونہ ہو کہ اس سے زیادہ تمہاری طاقت میں نہ ہو۔ گویا اپنے انتہائی کمال کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کرو اور پھر اس بادشاہ نے دوسرے اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم بھی اپنے کمال کا اعلیٰ ترین نمونہ بنا کر پیش کرو اور ان دونوں کے درمیان اس بادشاہ نے ایک حجاب حائل کر دیا۔ کاریگر نمبر اول نے ایک دیوار بنائی اور اس کو نقش و نگار سے اتنا آراستہ کیا کہ بس حد کر دی اور اعلیٰ ترین انسانی کمال کا نمونہ تیار کیا اور دوسرے کاریگر نے ایک دیوار بنائی مگر اس کے اوپر کوئی نقش و نگار نہیں کیے لیکن اس کو ایسا صاف کیا اور چمکایا کہ ایک مصفا شیشے سے بھی اپنے صیقل میں وہ بڑھ گئی۔ پھر بادشاہ نے پہلے کاریگر سے کہا کہ اپنا نمونہ پیش کرو۔ چنانچہ اس نے وہ نقش و نگار سے مزین دیوار پیش کی اور سب دیکھنے والے اسے دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ پھر بادشاہ نے دوسرے کاریگر سے کہا کہ اب تم اپنے کمال کا نمونہ پیش کرو۔ اس نے عرض کیا کہ حضور یہ حجاب درمیان سے اٹھا دیا جاوے۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے اٹھوا دیا تو لوگوں نے دیکھا کہ بعینہ اسی قسم کی دیوار جو پہلے کاریگر نے تیار کی تھی دوسری طرف بھی کھڑی ہے کیونکہ درمیانی حجاب اٹھ جانے سے اس دیوار کا نقش و نگار بغیر کسی فرق کے اس دوسری دیوار پر ظاہر ہو گئے۔"

(سیرۃ المہدی جلد ا صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲)

حکایات نور

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بیان فرمودہ واقعات

خدا کی راہ میں قربانی

"خدا کی راہ میں خرچ کرنا کبھی ضائع نہیں جاتا۔ ایک صحابی نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹ دیا تھا کیا اس کا کچھ ثواب ملے گا فرمایا اسلمت علی ما اسلفت اس کی برکت سے تو مسلمان ہوا۔ ایسا ہی ایک اور قصہ ہے کہ کوئی خشک فتویٰ گر تھے ان کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا جو ہر صبح چڑیوں کو چوگا ڈالتا تھا۔ اس فتویٰ گر نے کہا کہ کیوں ناحق اپنا مال ضائع کرتا ہے۔ تیرے اس جود و سخا کا بوجہ کفر کوئی فائدہ نہیں۔ کچھ مدت ہوئی تو اسے حج کرتے پایا۔ اس وقت سمجھا کہ یہ اسی خیرات کا اثر تھا۔ ایسا ہی ایک اور بدکار نے ایک پیاسے کتے کو اپنے موزہ سے پانی نکال کر پلایا تو خدا نے اسے نجات کی راہ بتائی۔ بہرحال انفاق فی سبیل اللہ بہت سے ثمرات رکھتا ہے اور ہر زمانے میں انفاق کا ایک رنگ ہوتا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۲۹)

خدا تعالیٰ قادر ہے

"بے جا لڑائی کرنے سے دو کہانیاں مجھے یاد آگئی ہیں۔ ایک دفعہ راہ میں ایک شخص کی مجھ سے چابی گم ہو گئی۔ وہ مجھے کہے کہ میں بعینہ وہی چابی لوں گا۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا خدا تعالیٰ قادر ہے اصل بات یہ تھی کہ کچھ ڈاکو ہمارے اسباب و سامان پر پڑے تھے۔ اس روز وہ چابیاں لے گئے۔ کیونکہ میرا صندوق سب سے بھاری تھا۔ اس لئے اس شخص کا مطالبہ تھا کہ تمہاری وجہ سے ہماری چابی گئی ہے وہ مہیا کر دو۔ اب ان ڈاکوؤں کی چند سپاہیوں سے مٹھ بھیڑ ہوئی اور وہاں وہ چابیاں چھوڑ گئے اور اتفاق سے وہ سپاہی ہمارے قافلہ میں آگئے اور اس طرح وہ چابی مل گئی۔"

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۳۶)

رابعہ بصری کا توکل

"رابعہ (بصری) کا ایک قصہ لکھا ہے کہ ان کے گھر میں بیس آدمی مہمان آگئے۔ گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں۔ آپ نے اپنی جاریہ سے کہا جاؤ کہ یہ فقیر کو دے دو۔ اس نے دل میں کہا کہ زاہد عابد بیوقوف بھی پرلے درجے کے ہوتے ہیں دیکھو گھر میں بیس مہمان ہیں اگر انہیں ایک ایک ٹکڑہ دے تو بھی بھوکے رہنے سے بہتر ہے اور ان مہمانوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ رابعہ کا کیا مطلب ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی تو ایک ملازمہ کسی امیر عورت کی اٹھارہ روٹیاں لائی۔ رابعہ نے انہیں واپس دیکر فرمایا کہ یہ

ہمارا حصہ ہرگز نہیں واپس لے جاؤ۔ اس نے کہا نہیں میں بھولی نہیں۔ مگر رابعہ نے یہ اصرار کیا کہ نہیں یہ ہمارا حصہ نہیں۔ ناچار واپس ہوئی۔ ابھی دہلیز میں قدم رکھا ہی تھا کہ مالکہ نے چلا کر کہا کہ تو اتنی دیر کہاں رہی۔ یہ تو دو قدم پر اس کا گھر ہے۔ ابھی تو رابعہ بصری کا حصہ پڑا ہے۔ چنانچہ پھر اسے بیس روٹیاں دیں۔ جب وہ لائی تو آپ نے بڑی خوشی سے لے لیں۔ کہ واقعی یہ ہمارا حصہ ہے۔ اس وقت جاریہ اور مہمانوں نے عرض کیا ہم اس نکتہ کو سمجھے نہیں۔ فرمایا جس وقت تم آئے تو میرے پاس دو روٹیاں تھیں۔ میرے دل میں آیا کہ آؤ پھر مولیٰ کریم سے سودا کر لیں۔ اس وقت میرے مطالعہ میں یہ آیت تھی من جاء بالحسنہ فلہ عشر امثالھا (سورہ الانعام:۱۶۱) اس لحاظ سے دو کی بجائے بیس آنی چاہئے تھیں۔ یہ اٹھارہ لائی تو میں سمجھی کہ میں نے تو اپنے مولیٰ سے سودا کیا ہے وہ تو بھولنے والا نہیں۔ پس یہی بھول ہے آخر یہ خیال سچ نکلا۔ یہ بات واقعی ہے کہانی قصہ نہیں۔ میں نے خود بارہا آزمایا ہے۔ مگر خدا کا امتحان مت کرو۔" (حقائق الفرقان جلد اول ۴۲۰۔۴۲۱)

اطاعت امام

"میں یہاں قادیان میں صرف ایک دن کیلئے آیا اور ایک بڑی عمارت بنتی چھوڑ آیا۔ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ اب تو آپ فارغ ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ ارشاد فرمایا آپ رہیں۔ میں سمجھا دو چار روز کیلئے فرماتے ہیں۔ ایک ہفتہ خاموش رہا۔ فرمایا۔ آپ تنہا ہیں ایک بیوی منگوا لیں۔ تب میں سمجھا زیادہ دنوں رہنا پڑے گا۔ تعمیر کا کام بند کرا دیا۔ چند روز بعد فرمایا۔ کتابوں کا آپ کو شوق ہے۔ یہیں منگوا لیجئے۔ تعمیل کی گئی۔ فرمایا اچھا دوسری بیوی بھی یہیں منگوا لیں۔ پھر مولوی عبدالکریم صاحب سے ایک دن ذکر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ لاتصبون الی الوطن فیہ تھان و تمتحس یہ الہام نور الدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ مجھ سے فرمایا وطن کا خیال چھوڑ دو۔ چنانچہ میں نے چھوڑ دیا اور کبھی خواب میں بھی وطن نہیں دیکھا۔" (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۳۴)

عالمی بیعت کی تقاریب

اعداد و شمار کے آئینہ میں

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمی بیعت کا سلسلہ ۱۹۹۳ء میں شروع فرمایا۔ حالیہ تقریب عالمی بیعت کو ملا کر گذشتہ سات سالوں میں ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ ۵ ہزار نو سو نو افراد جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت پا چکے ہیں۔ سال وار تفصیل یہ ہے :

1993	2,04,308
1994	4,21,753
1995	8,47,725
1996	16,02,721
1997	30,04,585
1998	50,04,591
1999	1,08,20,226
میزان	2,19,05,909

وصایا

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی بھی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائیں۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15072:- میں عطیۃ القدوس بنت مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنو کے مرحوم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/7/99 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اس وقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ **منقولہ جائیداد**:- زیور طلائی (1.5) ڈیڑھ تولہ ہے چاندی (2) دو تولہ ہے۔

۲۔ **غیر منقولہ جائیداد**: میں ذاتی ایک کنال زمین واقع ترکھاناوالی ہے۔ وہاں موجودہ ریٹ اندازاً ایک کنال کا ایک لاکھ روپے ہے۔ مذکورہ زمین سے اندازاً -/800 سالانہ آمد ہوتی ہے۔ خاکسارہ اسکی آمد کا بمطابق قاعدہ وصیت ۱۰/۱ حصہ آمد میں ادا کرتی رہوں گی اس کے علاوہ بمطابق رہن سہن ماہوار تین سو -/300 روپے پر چندہ ادا کرونگی۔ میرے والد صاحب مرحوم موصی تھے۔ انکی طرف سے کسی قسم کی کوئی جائیداد ترکہ میں نہیں ملی۔ مذکورہ بالا آمد و جائیداد کے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

گواہ شد
نصیر احمد عارف
قادیان

الامۃ
عطیۃ القدوس
قادیان

گواہ شد
چودھری مقبول احمد
قادیان

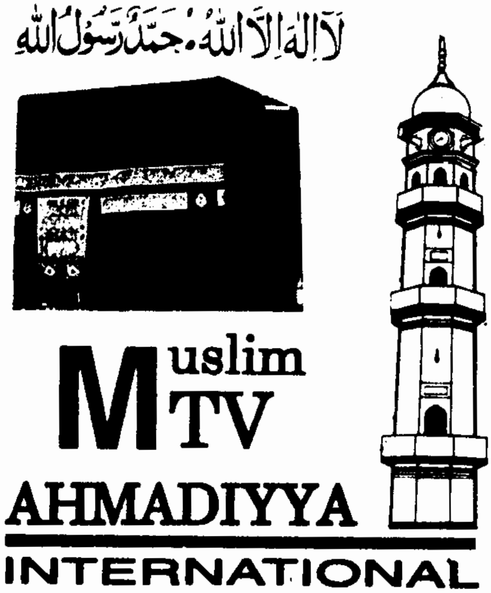

MTA AUDIO CHANNELS

Main	6.50 MHz	French	7.56 MHz
English	7.02 MHz	German	7.74 MHz
Arabic	7.20 MHz	Indonesian	7.92 MHz
Bangla	7.38 MHz	Turkee	8.10 MHz

مشکوٰۃ کی توسیع اشاعت میں بھر پور حصہ لیجئے۔
یہ آپ کا تنظیمی فریضہ ہے۔(منیجر مشکوٰۃ)